# جواب سوال

انّه نعم المولی و نعم الوکیل

**سوال کا جواب**

**کٹے ہوئے دوست کا سوال۔**

جناب محترم ڈاکٹر محمد علی صاحب

آپ نے ماہ رجب ۱۴۴۲ اق کو بتوسط محمد زمان استاد کالج شگر ایک پیغام آپ کی طرف سے ملا آپ نے محمد زمان سے کہا تھا شرف الدین سے پوچھیں ہمیں کس قسم کی کتابیں پڑھنی چاہیے آپ کا شکریہ آپ نے سوال کا دروازہ کھول کر آئندہ ارتباط وتعلقات کا باب کھولا ہے انشاءاللہ آئندہ بھی سلسلہ جاری رکھیں گے پھر دوبارہ بند نہ کریں جو سوالات آپ کرنا چاہیں خوشی سے استقبال کروں گا کسی صورت میں برا نہیں مانوں گا آپ سے عہد و پیمان غلیظ باندھتا ہوں لیکن سوال کا جواب کی دوں کشمکش تردد سوچ تامل چند دن گزرنے کے بعد دیگر سوالات جن کا جواب واضح تھا ان میں مصروف ہو گئے تھے شروع کیا اصل میں تحیر تردد اس لیے پیش اائی تھی آپ اپنی بھتیجے کی وجہ سے تھی یا ازخود ہم سے نالاں تھے معلوم نہیں ہوسکا قرائن وشواہد سے اندازہ ہو گیا تھا اپ کو ہمارا وجود ناگوار تھا ہم نے آپ کا حق تلفی اسباب ناراضگی تو نہیں چاہیے

مشنری سکول درگاہ پڑھنے والے ہماری صف کو پسند نہین کرتے جبکہ ہم خود کو
دقیانو آپ لوگوں کو دانشور دانشمند تصور نہ کریں برداشت نہیں کرتے چناچہ
مطہری ہوٹل والے تو ہم کو پسند نہین کرتے اصل میں آپ جس مذہب پر
ہیں اس میں خرافات بدعات زیادہ ہیں حضرت علی اور امام حسین کی دوستداری
کے نام سے اسلام قرآن محمد کو بیچے کرتے تھے کسی بھی قرآن محمد مخالفت کی
نشاندہی آپ لوگوں کو برداشت نہیں ہوتی ہے لہذا جب تک آپ کے سوال
سے اصل مقصد کیا ہے معلوم نہ ہو لیکن جواب دینا درست نہیں ہوتا ہے ضائع
ہوتا ہے قرآن کریم میں دو جگہ نحل ۴۳ انبیاء ۷ پر نہ جاننے والوں کو جاننے
والوں سے سوال کرنے کا حکم ہے ہر انسان کے سوالات زیادہ معلومات کم
ہوتی ہیں بعض سوالات عمل کیلیے نہیں ہوتا ہے غلط بھی ہوتا ہے کلمات قصار امیر
المومنین میں وال کریں کسی کو پھنسانے کی غرض سے نہ کریں آپ کے
دانشور اا ہم وال کا حیرت انگیز تفکر اور ہوتا ہے میں یہ فرض نہیں کر سکتا ہوں واقعا
آپ کوئی دینی سوال کرتے ہیں کیونکہ آپ ج مذہب پر بغیر کسی فرق پختہ کے
مذاہب چاہیے شیعہ یا سنی یا نوربخشی سب انانوں کے بنے ہوئے مذہب ہیں
دین اسلام کے خلاف آپ کتب دیگر پڑھے لکھے جواب بمعہ آپ کے علماء ج

کی آپ کتنا تابع دار چاہت اولی ے۔۔۔۔۔تھے یہاں میرے گھر میں
کچھ پڑھے لکھے موبائل لے کر ریکاڈنگ کر کے مجھ سے سوالات کرتے تھے
میں نے عرض کیا آپ بغیر جھجک وتر دد کے جو بھی سوال کرنا ہے کریں
بعض حضرات سوالات سے چڑتے ہیں کوئی اور انداز سے جواب دے کر
ٹھنڈا کرتے ہیں لیکن میری طبیعت ایسی نہیں جو میں ان دونوں کو ڈانٹوں جس
کا مجھے یقین نہ ہو سوائے بدنیتی پر مبنی ہے بعض شرط لگاتے ہیں ذاتیات سے
متعلق سوال کا جواب نہیں دیتے میں آپ سے عرض کرتا ہوں آپ میری
ذاتیات سے بھی سوال کریں میں جواب دونگا بطور مثال آپ کہیں آپ کے
گھر مرچ نہیں ہوتی نمک زیادہ ہوتا ہے سنا ہے آپ نے دو بیویاں لی تھی اس
کی کیا ضرورت تھی سنا ہے کہ آپ کی اولاد داماد آپ سے ناراض ہے آپ کو جلد
غصہ آتا ہے ڈانتے ہیں آپ کو آج کل کے پڑھے لکھے پسند نہیں کرتے آپ کو
آپ کے بلتی پسند نہیں کرتے آپ کے اولاد میں آپ کو جاہل علوم میں فیل
کہتے ہیں وغیرہ علماء بلتستان مقیم کراچی آپ کو پسند نہیں کرتے آپ کو میرے
جواب سے ضرور اندازہ ہو گیا ہوگا کہ میں کتنا پانی میں ہوں، خود اعتماد ہوں،
متکبر ہوں سوالات سے انسان کھل جاتا ہے اچھی بات ہے۔اگر سائل نے

سوال سادہ کیا ہو جو کہ آپ کے مزاج سے مطابقت نہیں رکھتا ہے بہر حال اگر سادہ ہو تو جواب بھی سادہ واضح ہونا چاہیے لیکن بدقسمتی سے چھور کا میں پڑھے لکھے بعض افراد کی نظر میں دین اسلام سے ڈھل نہ سکنے غلیظ والی نامناسب سلوک رکھنے انکے توسط سے دین اسلام کو بہت دھچکا لگا ہے ان میں سرفہرست ماسٹر فضل غلام حسین ماسٹر غلام مہدی محمد یوسف محمد علی قاسم حسن وغیرہ ہیں جنہوں نے اپنی تمام کاوشوں سے مسجد ضرار کی بنیاد رکھی وہاں نماز جمعہ میں صف اول کے مصلی بنے ہیں عوام کو الو بنا کر موقوفات لیے ہیں۔

السلام علیکم

جناب محترم ڈاکٹر صاحب سوال کا جواب دینا بھی احکام قرآنیہ میں آتا ہے ہر قسم کے سوال کرنے سے خاص کر ''عنادی فسادی، تصنعی لحاجتی، تقریضی ،انکاری کرنے سے منع آیا ہے بعض آیات میں آیا ہے بنی اسرائیل والوں جیسا سوال نہ کریں۔ایک آیت میں آیا ہے تمھارے بعض سوالات کا اگر جواب دیں گے تو تمہیں برا لگے گا۔ایک دفعہ کا چو نثار ہماری اہلیہ کا داماد نے مجھے رمضان کی عید مبارک کہا تو میں نے ان سے کہا کون سا مقصد عید تھا وہ بتائیں گے روزہ کھولنے کی عید بھی بتاوں یہ عید غلط ہے عید اسلامی نہیں ہے جونہی اس

نے کہا کونسی عید انہوں نے فون بند کیا اور ابھی تک تعلقات منقطع ہیں۔
سوال واستفہام علم وآ گاہی کیلیے ضروری اور ناگزیر ہے لیکن بلتستان کے پڑھے لکھے دین کے بارے میں ان پڑھ جاہلوں سے بھی اوجھل ہے انسان کتنا ہی نابغہ دھر ہی کیوں نہ ہوا وقیانوس جہل کے غواصی ہوتا ہے یہ ممکن نہیں کہ انسان اپنی زندگی کی تمام ضروریات لوازمات از خود جانتا ہو کسی کے محتاج نہ ہو مسائل مسئول ایک دوسرے سے درجات مراتب مقام ومنزلت کے حوالے سے متعدد انواع مختلف المز اج ہوتا ہے اسی تناسب طریقہ انداز سوال مختلف ہوتا ہے اس صورت کو پیش نظر رکھتے ہوئے ارباب لغت نے ادات استفہام بھی متعدد وضع کیے ہیں نیچے سے اوپر اور اوپر سے نیچے برابر قریب بعید مختلف انداز ہوتے ہیں اس سے سائل اور مسئول کے درمیان تعلقات بھی سوال میں فرق پیدا کرتا ہے خالص استفہام کیلیے استعمال ہوتا ہے لعنت عناد استکبار انکار ناراضگی تعجیر وتہدید ہوتا ہے لہذا ادات سوال واستفہام بہت ہے بعض نے گیارہ لکھے ہیں

۱۔طلب فہم وآ گاہی ۲۔تعجب ۳۔تقریر ۴۔تحقیر
۵۔تعجیر ۶۔انکار

تو سائل کے سوال کا جواب دینے سے پہلے سائل کی شخصیت اجتماعی علمی مذھبی دینی خود مسئول کے بارے میں ان کا تاثرات ان کی نظروں میں محترم ہے یا مطعون مذموم ہے عادی یا دوستانہ ہے معاندانہ ہے سب کو مدنظر رکھنا پڑتا ہے سوال طبیعی طنزیہ انکاریہ توبیخی ہے ہم سے کہتے ہیں سوال کریں ہم نہیں کرتے ہم سے کہتے ہیں کتاب پڑھیں ہم نہیں پڑھتے جناب ڈاکٹر محمد علی صاحب سے ہمارا کوئی دوستانہ تعلقات نہیں تھے کچھ اگر تھے آپ کے بھتیجے جناب قاسم کے سیکولرازم میں انتہائی حدتک مستغرق ہونے کی وجہ سے مولویوں کو انتہائی کراہت سے دیکھتے ہیں مولویوں کو خاص کر عجیب نظر سے میرے ضد انحرافات تالیفات انکے لیے خار مغیلان گزرتے تھے لہذا ان سے وابستہ دیگر دوستان چھورکا کے پڑھے لکھے دانشوران خاص کر لبیک یا حسین کے نعرے لگانے والے انہیں ہم اچھے نہیں لگتے ہیں

سوال کا جواب

سوال جاھل کا حق ہوتا ہے بلکہ حکم قرآن کے تحت واجب ہوتا ہے نحل انبیاء سوال کرنے والا جاہل بادشاہ ہوتا ہے مسئول ان کا غلام ہوتا ہے اس سے سوال کیوں نہیں پوچھا ہوگا جاننے والے سے اگر وہ وقعا جاھل ہے جاننا چاہتا

ہے لیکن جواب دھندہ گلے مین پھندا حلق میں ھڈی بنتا ہے اور اسکا جواب نہ آتا ہو یا جواب آتا ہو لیکن ان کی ذاتی مصلحت کے خلاف ہو۔ کبھی علم میں مفرور یا دل مین حسد مملوہ ہو تو مسئول کو شرمندہ کرنے کے بھی ہوتا ہے عام طور پر مسئول سے باتیں اگلوانے پھنسانے کیلئے بھی ہوتا ہے۔ جواب بھی سائل کو مشکوک شبہات میں بتلا کرتے ہین جیسا کہ مشنری سکول والوں کے نام سے اسلام مزاحمتی سے واپسی پر ماں کے لئے مسکراہٹ اور باپ کے لئے لات لاتے ہیں۔

سوال جاھل کا حق ہوتا ہے اگر وہ واقعا جاھل ہو جاننا چاہتا ہو لیکن جواب دھندہ گلے میں پھندا حلق میں ھڈی بنتا ہے اور اسکا جواب نہ آتا ہو یا جواب آتا ہو لیکن ان کے مفادات ذاتیات مصلحت کے خلاف بلکہ باعث ذلت حفت بنتا ہے۔ سوال عام طور پر عنادی اندر کی باتیں اگلوانے پھنسانے کیلئے ہوتا ہے۔ جواب بھی سائل کو مشکوک بتانا پڑھتے ہیں جیسا کہ مشنری سکول پڑھنے سے اسلام مزاحمتی کرنے پر ماں کے لئے مسکراہٹ اور باپ کے لئے لات لاتے ہیں۔

سوال کا جواب خود سوال سے کاٹا جاتا ہے جہاں سوال نہیں وہاں جواب نہیں

ہوتا ہے۔سوال استفہام طلب فھم کو کہتے ہیں اس حوالے سے سوال اور جواب کے تنوعات بنتے ہیں:

۱۔ سوال اگر جاھل نے عالم سے کیا تو خالص رفع جھل ہوتا ہے، عام جاھل علماء دانشوروان طلاب اساتید سے کرتے ہیں۔

۲۔ سوال عالم کی طرف سے جاھل کرتے ہیں جیسے اللہ رب العزت کی طرف سے انبیاء و مرسلین سے لیکر بندگان ممترین عاصین کافرین ابلیس سے ہوا۔سوال جہاں اللہ رب العزت عالم سر و خفی سے کوئی چھپا نہیں ہے علم اسکی صفات دائمی ہیں وہ ابلیس لعین سے پوچھتے ہیں مامنعک ان تسجد، علم سوال میں اس نوع کے سوالات پہلے نوع کے سوالات سے کہیں زیادہ ہے بلکہ مجموعہ سوالات کا حکم اکثر ہوتا ہے، عالم کی طرف سے تقریری ہوتا ہے اسنگاری توبیخی ہوتا ہے، ابلیس سے کتنے نوع کے سوالات کیئے۔

لہذا جاھلوں کا عالموں سے سوالات اپنی طبع اولی سے سادہ نیک نیتی خالص جاننے کیلئے ہوتے ہیں۔ یہ سوال انک استحقاق ہوتا ہے لہذا قرآن کریم میں اس کی تشویش ترغیب حوصلہ افزائی کی گئی ہے سورہ النحل اور انبیاء مین تکرار سے آیا ہے **فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون**۔اللہ

سبحانہ ایسے سوالات کرنے والوں کو کہیں نہیں ڈانٹا ہے بلکہ جہاں بندہ اپنی

جہالت کی غیر ضروری غیر مفید بلکہ نقصان دہ سوال کیئے تو اللہ نے انہیں

ھدایت کا کہا ہے۔

سوال تفتیشی لڑانے کا حیلہ پھنسانے کا ہے ایسے سولات اسرئیلی کا نام دیا

جیسا کہ قصہ۔۔بقرہ میں آیا ہے۔

۴

سوال جواب

سوالات کا ایک سلسلہ تحقیر تذلیل انبیاء پھر داعیان دین کے خلاف رہا

ہے۔ جیسا کہ اسراء ۹۴ میں آیا ہے کیا ہم جیسے بشر کی پیروی کریں یہ کیسے ممکن

ہے اگر کسی بشر کو بھی رسول بھیجنا ناگزیر ہے تو کسی بڑے خاندان کے فرد کو بھیجیں

زخرف ۳۱۔اللہ ان کے اعترفافات کے جواب میں نازل آیات میں فرمایا

ملائکہ اسوۃ بشر نہیں ہوسکتے ہیں اگر ملائکہ بھیجتے تو انہیں بھی بشر بنا کر بھیجنا ہوگا

وللبسنا علیھم مایلبسون چنانچہ نحل ۴۳ انبیاء ۷ میں آیا ہے۔اہل علم وکتاب سے

پوچھیں کیا سابقہ ادوار میں ھدایت کے لئے بشر کیلئے ملائکہ ھدایت کرتے

تھے یا بشر

-----------------

۸

جناب محترم ڈاکٹر صاحب

جناب محترم استاذ دانشگاہ محمد زمان صاحب ڈاکٹر محمد علی صاحب اگر آپ لوگوں کو دین آتا ہے تو چھورکاہ میں چھٹی کے دن جوانوں کو جمع کر دین سے سوال کریں آپ عزیزان دینی مسائل جنھیں نہیں جانتے ہم سے پوچیں، آپ کی سہولت کے لئے اجتماع کا اہتمام کیا ہے کیونکہ جوان آپ سے بغیر کسی تکلف خود کے سوال کریں گے۔ اگر نہیں آتے تو میں یہ نہیں کہوں گا دینی سوال صرف ہم سے پوچھیں ضامن وطہ محمد سعید کو بھی کچھ نہیں آتا مجھ سے پوچھیں نعوذ باللہ یہ گناہ ہے لیکن آپ پڑھے لکھے لوگ ہیں آپ جس سے پوچھیں ان کے جواب کی دلیل پوچھیں۔ جب ہم سے سوال کریں تب بھی دلیل مانگیں اگر ہم دلیل نہیں دیتے تو اقای سیستانی خامنہ سے پوچھیں وہ دلیل دیں بطور مثال آپ کے ہاں متعہ کا رواج ہے یہ بدبخت سنی آپ کو تنگ کر رہے ہیں شیعہ متعہ کرتے ہیں۔ اقای خامنہ سیستانی سے پوچھیں متعہ کے بھی زواج ہونے کی کیا

دلیل ہے سنی ہمیں تنگ کر رہے ہیں۔ لیکن میں آپ کو قبل از وقت بتا تا ہوں وہ لکھیں گے آپ کو دلیل سے کیا واسطہ ہے اس چکروں میں نہ پڑیں آپ متعہ کریں۔ جناب محترم اگر متعہ بقول سنی زنا ہے گناہ کبیرہ ہے تو قیامت کے دن ہم سے پوچھے تم نے متعہ کیوں کیا تو اس وقت آپ اس کو کہاں تلاش کروں۔

قیامت کے دن کسی بھی جرم کے بارے میں سوال نہیں ہوگا رحمٰن ۳۹، انھیں جھنم میں ڈالیں تو کیا ہوگا۔ اگر خمس کے بارے میں پوچھیں گے تو یہی جواب دیں گے کہ آپ کو دلیل سے واسطہ نہیں ہونا چاہیے، جب قیامت پر ہوں گے تو خود کو جواب دینا ہوگا دلیل خود کے پاس ہونا ضروری ہے فرض کریں میں نے دلیل غلط دی تو دیگران سے پوچھنا چاہیے۔

صفات ۲۲ ہے ان مجرمین کو روکیں یہاں سے سوال سے کوئی مجتہد عالم اس دن نہیں بچے گا، قیامت کے دن یہ بات نہیں چلے گی۔

کہ علماء سے پوچھا تھا یہاں اب دونوں سے سوال ہوگا۔ شرف الدین کی ماں دختر شکور تھی یا نہیں، ان کے بھائیوں کو حق دیا تھا یا نہیں، فرڑ و پا والے کیا جواب دیگے

تنہا محمد زمان، محمد علی صاحب کے شاکی نہیں ہوں شاید فدا علی خلٹی کوئی

کتاب پڑھتے ہیں یا نہیں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ جناب حاجی مھدی صاحب اور انکے فرزندان باقی جتنے پڑھے لکھے کتابوں کے نامحرم ہمارے بھتیجے کے پاس پیسہ بہت ہے شاید کچھ کتاب مفت کچھ خریدی ہونگی لیکن ان کے ہاتھ میں کبھی کتاب دیکھا نہیں یہاں کے پڑھے پائے کے علماء کتاب نہیں پڑھتے، سکردو امام مسجد قتل گاہ دین وشریعت علی جوھری باقر صادق کے نانا کی ہماری اہلیہ کے والد کی جائداد پر قابض ہیں۔ ایسے حاکم شرع امام عادل مومنین سکردو علم شعوبی میں وہ کراچی تشریف لائے میں نے اپنی فالتو چند تفاسیر قرآن انھیں دینے کا ارادہ کیا تھا جب آپ آئے تو میں نے پوچھا آپ کے پاس کون کونسی تفاسیر موجود ہیں تو کہا کوئی نہیں صرف المیز ان کی دو تین جلد ہیں۔ چندین دفعہ ایران گئے خمس سے جیب بھر کے آئے یہ اس بات کی دلیل ہے یہاں کے علماء ضد کتاب ہیں ساری سماجیات عرفیات معاشیات کے سنی ہے تو آپ دونوں تنہا نہیں ہیں۔

---

جناب ڈاکٹر صاحب لائق احترام آپ نے اس نالائق مطعون غلات مردود پاکستان علی شرف الدین محصور حصار باطنیہ کو اس قابل سمجھا کہ ان سے

اپنے علم ودانش دینی میں اضافہ کرنے کیلئے کونسی کتابیں پڑھنی چاہیے۔آپ پہلے دینی مسائل اپنے علاقہ کے فقہاء عظام سے پوچھتے تھے اس دفعہ کیوں کیسے ضرورت پڑی کہ اس محصور خانہ سے سوال کریں۔ہم اپنے مسائل کو غش و دھوکہ دھی میں الٹے غلط جواب کیوں دیں سورہ یسین ۶۵ میں آیا ہے قیامت کے دن انسان کے منہ کو تالا لگے گا،سوالات کان آنکھ دل سے ہونگے کیونکہ یہ زبان دنیا میں غلط گوئی کذب افتراء کے عادی تھے لیکن آج کذب وافتراء سے پاک حقائق دیکھنے سننے آنکھ کان سے سوال ہوگا۔معاشرے میں آپ حضرات کی حیثیت دوسری درمیانی درجے کی ہے ایک عوام الناس جن کو ان پڑھ کہتے ہیں ان کے اوپر پڑھے لکھے ہوتے ہیں اور آپ کے اوپر کو علماء کہتے ہیں۔ان کا دعواء ہے وہ دین جانتے ہیں۔آپ نے مجھ سے سوال کیا آپکو غش سے پاک جواب دینا میری ذمہ داری ہے۔آج آپ نے ہم سے سوال کیا قیامت کے دن آپ سے سوال کریں گے،آپ نے دنیا سازی زندگی سازی میں دس بارہ سال لگائے تھے اور حاصل شدہ علم سے بہت کمائے تھے۔آپ نے دین کو کہاں تک پڑھا ہے احکام کو کہاں پڑھا، جاہلوں کو کس قدر پڑھایا۔ سوال کریں گے تو ان سوالات پر مشتمل کتابیں پڑھیں،ان پڑھ اور پڑھے

میں بنیادی فرق یہ ہے کہ ان پڑھے ہر بات کو سنتے ہیں صحیح غلط کی تمیز نہیں کر سکتے اس لئے کسی پڑھے لکھے سے غلط صحیح صدق و کذب کی تمیز کر سکیں۔ آپ کے علماء جو وہاں موجود ہیں اور جو نجف میں موجود ہیں انھوں نے دین کی الف بے بھی نہیں پڑھ سکتے ہم بھی دین پڑھے بغیر وہاں سے آئے تھے سوائے عباء قباء کے۔

-----------

سوال کا جواب

جناب محترم ڈاکٹر محمد علی صاحب آپ کا شکریہ آپ اس مطعون مبغوض علاقہ کو اس قابل سمجھا کہ ان سے مشورہ لیں کونسی کتابیں پڑھیں لہذا ہمارے اوپر اخلاقی فرض بنتا ہے کہ اقسام انواع کتب سے متعلق آگاہی دیدیں آپ پڑھے لکھے دانشور کی سطح دینی کہاں تک جانتے ہیں دونوں کو سامنے رکھنے کے بعد دیا یہاں کے علماء آپ حضرات کس نوع کی آگاہی دیتے ہیں جاننے کے بعد اپنی معلومات کی روشنی میں کچھ تجاویز دیکھا سکتا ہوں کیونکہ علاقہ سے وابستہ ہونے کی وجہ سے کچھ نہ کچھ معلومات رکھتا ہوں کہ یہاں کے علماء آپ حضرات کس قسم کی معلومات آگاہی دیتے ہیں۔ اس حوالے سے جناب

ضامن علی اور محمد طہ کے بارے میں کچھ نہیں کہوں گا لیکن اپنے عزیزان محمد سعید ،محمد صادق ،اقای نثار اور دیگر فاضل قم سے تشریف لاتے ہیں ان کو ہم جانتے ہیں۔انھیں شاید اپنی بے بنیاد بے اساس مذھب کے بارے میں کچھ تعلیمات قصے کہانیاں آتی ہیں۔دین اسلام سے متعلق انھیں الف بے بھی نہیں آتی۔ اسلام کو انہوں نے چھوا تک نہیں ہے اور نہ چھونے کا ارادہ رکھتے ہیں۔انکی معلومات اور کاوشیں اور تحقیقات مفت خوری حسد خوری تک محدود ہے۔محمد باقر اور محمد صادق کا نام اس لئے نہیں لیا کہ وہ یہاں آتے ہیں ورنہ جہالت اسلام میں یہ لوگ بھی ان کے نقش قدم پر چلتے ہیں۔سعید کی کوشش ہے اپنے خاندان والوں کو زمینداری سے نکال کر مفت خوری پر لگائیں۔

لہذا آپ حضرات کی دینی معلومات کی حد بھی آپ کے علماء کی معلومات سے معلوم ہے،آپ کو دین اسلام۔۔۔

سوال کا جواب

جناب محترم یقین قاطع و جازم سے کہتا ہوں اپنی گفتار پر براھین از آیات محکمات ساطعات رکھتا ہوں، دین اللہ کا ہے دین نامہ قرآن محمد نبی مرسل پیہم آور ہے۔ابوبکر عمر عثمان علی حضرات حسنین پاک طینت پاک سیرت

خدمتگار رشید او حید اسلام محمد ہیں، دین کا۔۔۔نہیں، اسوۃ صرف محمد جاؤ جہاں جانا ہو۔۔

## کیا کھویا کیا پایا

بہت سے نے یہ سول کیا ہے آئندہ بھی کریں گے ممکن بعض مبشرین شرورات بغوضات یہ جواب دیں انھوں نے عوامی عزت احترام کھویا، دوست احبات کھوئے، خاندان کھویا عزیز اولا دکھوئے، چلتا ہوا ادارہ کھایا، عمامۃ کھویا ممبر و محراب کھویا، اپنی۔۔کے صدقات کھوئے۔اس حوالے سے سب اپنی ترجیحات معیارات کے مطابق تعین کریں گے لیکن میں نے کیا کھویا کیا پایا مجھے شدت سے احساس ہور ہا ہے اسے پیش کروں۔اس دیباچے میں۔۔۔عقیلہ ہاشمیہ دختر امیر المومنین خواہر حسنین شریک حسین زینب زھراء مرضیہ سے ایسا سوال ہوا یہ سوال یزید نے کیا تھا جب آپ یزید کے دربار میں پہنچیں تو کہا کیف رایت صنع اللہ۔۔تو انھیں نے اس کے جواب میں فرمایا ما رایت الا۔۔۔میں نے بہت سے چیزیں کھوئی میری کھوئی ہوئی میں ہر برادر زادوں و اولادوں دامادوں کو میرے لئے یہ چیزیں کوہ صفاء کوہ مروہ پر سعی کے بعد بال تراشی کرتے ہیں، بالا انسان کی زینت سمجھے جاتے ہیں کو کھویا مفت

خوری، کھڑ پینچوں کے۔۔۔عزیزوں دوستوں کی منافقت خیانت جھوٹ دورخی دوزبانی دوچہرے تملق چاپلوسی مفادر پرستی کوکھویا۔اہل بیت کے نام سے اصحاب کے نام سے خودساختہ مذھب کوکھویا۔اس کے مقابل زیادہ گراں مہنگے دین قرآن کی صورت محمد کو پایا ہے جوزوال پزیدنہیں لیکن میرے وارثین نے اسے کھویا ہے۔

جناب محترم ڈاکٹر صاحب آپ کے سوال کا جواب دینے سے پہلے مجھے خود آپکی شخصیت کے ماضی کا دورذہن میں لانا ضروری ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے اچانک یہ سوال کیوں کیا ہے،آپ کا ہمارے ساتھ کوئی دوستانہ تعلق نہیں تھا خاص کرآپ کے بھتیجے دین سے دوراور بے دینیوں سے قریب ہوگئے تھے، اپنے مجلّے میں ماروی بے حجاب کا فوٹو چھاپا تھابالاورستان کےقوم پرست کی بھی تعریف کرتے تھے۔ہمارے گھر میں بچوں سے خلوت میں انھیں کچھ سکھاتے تھے،ایک دن مجھ پرتنقید کی کیوں بچوں کوآزادنہین چھوٹے۔ہم تو انھیں اپنادوست گھر کا محرم سمجھتے تھے۔ایک اہل چھورکاہ کی شکایت کیلئے آئے ایک دن حاجی رضا بےہودہ شکایت لے کرآئے،ایک حسن وفرپا کے ساتھ نزدیک مغرب آئے ہم سے پوچھاسعودی عرب حوثیوں پرحملہ کر کے غلطی

نہیں کی گویا میں سعودی نواز ہوں۔ان دونوں کے دلوں میں مجھ پر بہت غیظ و غضب نہ دھلنے والی باتیں ہیں۔میں نے ان کے حق میں کوئی زیادتی کی ہے تو بتائیں، کیا وجہ ہیں آپ بھی حال واحوال نہیں پوچھتے، آپ کو پیغامی سوال کرنے کی ضرورت کیوں پیش آئی۔اگر مرحلے میں آپ کے سوال کا جواب تلاش کرنا پڑا۔جناب محترم آپ کو تو اللہ نے آزاد چھوڑا ہے کفریات کی کتابیں پڑھیں یا ایمانیات کی پڑھیں، قیامت کے دن اس حالت کا فوٹو آپ کے ہاتھ میں دے گا آپ ہو یا براہ رات وکیلمحترم محمد زمان ہو دیندار ماسٹر محمد مہدی ہو آپ حضرات نماز پڑھتے روزہ رکھتے ہین داڑھی رکھتے ہیں اس لیے دیندار کہتے ہیں ورنہ اصل دین سے جاہل ہوئے اصل دین کا معنی پوچھنے نہ پڑیے ااپ کے علماء اور آپ حضرات میں کوئی فرق نہیں ہے لہذا اعلی سماجیات میں کام کرتے ہیں مسافر خانہ بنائے اسلام کے مورچہ بنائے ہے۔

ہمارے گھر میں آ کے بچوں سے خلوت میں انہیں کچھ سکھاتے تھے ایک دن مجھ پر تنقید کیا بچوں کو کیوں آزاد نہیں چھوڑتے ہم تو ان کو اپنا دوست سمجھتے تھے ایک اہل چھورکا کی شکایت کیسے آئے ایک دن حاجی رضا کی بے ہودہ شکایت لے کے آئے ایک دن حسن فرؔ و پا کے ساتھ مغرب نزدیک آئے ہم سے پوچھا

سعودی عرب نے حوثیوں پر حملہ کر کے غلطی نہیں کی گویا میں سعودی نواز ہوں
میں حیران ہو گیا تھا یہ سوال مجھ سے کیوں کیا ان دونوں کے دلوں میں میرے
لیے بہت غلیظ کثیف نہ دھلنے والی غصہ تھے میں نے ان کے حق میں کوئی زیادتی
کی ہو تو بتائیں کیا وجہ آپ بھی کبھی حال احوال پوچھتے تھے پھر انجان جیسا
سلوک بنایا آج اچانک آپ کو یہ سوال محمد زمان کے توسط کرنے کی ضرورت
کیوں پیش آئی ان تصورات کو ذہن میں رکھنے کے بعد اگلا مرحلہ آپ کے
سوال کا جواب تلاش کرنا ہو گا جناب محترم اللہ نے آپ کو آزاد چھوڑا ہے
کفریات کی کتابیں پڑیں یا ایمانیات کی کتابیں پڑھیں قیامت کی اس حالت
کا فوٹو آپ کے ہاتھ میں ہو گا

سوال جس شکل ونوع کا ہو اگر آپ جواب سے جاہل ہوں تو بہتر ہے
اعتراف کریں مجھے نہیں آتا لیکن آج کل بلتستان کے علماء نے نیا طریقہ ایجاد کیا
ہے اپنے سے کم علماء کے اعتراضات کا جواب نہ دیا جائے کیونکہ اس سے ان
کی شہرت ہو گی اپنے سے چھوٹے اپنے مخالفین کا جواب نہ دینے سے آپ کی
علمیت ثابت نہیں ہو گی بلکہ آپ کی تکبر غرور ثابت ہو گی آخر میں ان اس کو
دبانے کے لیے کچھ نہ کریں گے چنانچہ چھورکا کے دو فاضل مقیم قم کو میرے

خلاف کچھ نہ کچھ لکھنا چاہیے چناچہ اہل سنا نے ایک گمنام شخص کے توسط سے
دس صفحات توہین آمیز والات پر مشتمل لکھا تھا تو میں نے شکووں کا جواب کے
نام سے لکھا تھا ان کو۔۔۔۔ پڑی تھی اس طرح تازہ ورود والا کم لکھوایا ایسے
سوچ فکر متحجر علوم دین مروجہ علوم یا قرون ومعنی کے دین ودنیا میں کے لیے غیر
مفید علم پڑھنے والے کی کھوپڑی آتی ہے دین اللہ ان کی جہالت بچائیں جیسے
ضامن علی طہ محمد باقر محمد سعید نے جن علوم کو پڑھا اس میں دین کا بو بھی نہیں آتا
ہے ،اللہ نے ابلیس کا جواب دیا یا پھنسانے والے سوالات کا جواب نہیں
دینا چاہیے سوال صرف اس کا دینا چاہئے جو اس کو نہیں آتا ہو کیونکہ عقلا
فرماتے ہیں میں نہیں جانتا ہوں یہ نصف علم کی دلیل ہے حوزات ومدارس کے
صرف ونحو اصول فقہ، فلسفہ پڑھنے والے کوئی نہ کوئی جواب ضرور دیتا ہے
آسمان سے تحت سراء تک جواب دے گا ایران میں انقلاب آنے کے بعد
بعض مسلکی عالمی سطح کے جوابات دیتے کیونکہ طویل عرصہ میثاق سلطنت میں
تھے انہوں نے جواب دینا شروع گئے تھے کیونکہ اس سے ان کی علمیت ثابت
ہوگی لیکن دین سے متعلق سوالات کا جواب نہیں دے گا کیونکہ یہ ان کے
نصاب شامل نہیں تھے و۔۔۔ کا جواب دیتا ہے حالانکہ کتاب نہ پڑھنے کی

ہدایت مشنری سکولوں والوں جیسی ہے لیکن مجھے جواب نہیں آتا ہے، کہنا اپنے
لئے عیب سمجھتے ۔

مسائل کو سوال کرنے کا حق حاصل ہے لیکن علماء کلام نے سوالوں کے
بعد ایک لمبی فہرست بنائی ہے انہیں دیکھنا ہوگا آپ کا سوال کون سی قسم میں آتا
ہے دین دیانت کے بارے میں سابق زمانے انبیاء مزاحم والے طنزیہ عنادیہ
سوالات کرتے تھے عصر معاصر میں مشنری سکولوں کے بعض فارغین جو خود کو
روشن خیال گردانتے ہیں حقیقت میں تاریک خیال والے ہیں ان کا دینی
کتابوں سے شدت سے عناد نفرت کرتے ہیں اس سلسلے میں خود کو دیندار
بتانے والے بھی کتابوں سے کڑواہٹ رکھتے ہیں جناب ماسٹر غلام مہدی
صاحب کو میری کتابیں دیکھ کر رونا آتے تھے ج طرح بت پرست بت کی
توہین سے رونا آتے ضامن علی بھی ہماری کتابیں پڑھتے آنسو بہاتے تھے اس
کو عالم یا دنیدار نہیں کہتے جبکہ جہالت کہتے ہیں دنیا میں علم وآگاہی یا تو کسی
کے سامنے زانوں شاگروی رکھنے سے حاصل ہوتا ہے یا کسی کتاب پڑھنے
سے حاصل ہوتا ہے بلتستان کے روشن خیالوں کو شیاطین القاء کرتے ہیں دین و
دیانت کے بارے میں سابق زمانے میں انبیاء مزاحم والے جیسے کرتے ہیں

سوال کرتے تھے عصر معاصر میں مشنری سکول والوں کے بعض فارغ التحصیل جو خود کو روشن خیال کہتے ہیں وہ کتاب دینی سے شدت سے عناد و نفرت کرتے ہیں اس سلیقے میں خود کو دیندار دکھانے والے بھی کتابوں سے نفرت کرتے ہیں لیکن جواب دینے کا بھی کوئی اصول ہوتا ہے اگر جواب نہیں آتا ہے تو بہتر ہے سائل کو پریشان کیے بغیر کہ دیں مجھے اس سوال کا جواب نہیں آتا ہے علم امانت ہے اس کے تحت سائل بیچارہ تشنہ نہ رہ جائیں میرے لیے اگر میں کہوں میں نہیں جانتا ہوں شائد سائل سمجھیں مجھے جواب کا اہل نہیں سمجھا میں نے جانے کے لیے کہا تھا جواب نہیں دیا ممکن ہے سائل مجھ کو جواب کا اہل نہ سمجھیں مجھے حتیٰ الامکان قانع کرنا چاہیے۔

ماہرین کلام ساز و ناقدین کلام نے سوالات کے چار قسم بتاتے ہیں۔

۱۔ شخص جاہل ہے نہیں جانتے ہیں جاننا چاہتے ہیں یقیناً جناب ڈاکٹر محمد علی صاحب ان میں سے نہیں ہے بلکہ وہ ان افراد میں سے ہوں گے ہم روشن خیال ہے مولوی فرسودہ ہے ترقی کے خلاف ہے دوسری وجہ یہ تو کوئی مشکل سوال نہیں تھے کہ اتنی دور سے رابطہ کریں اپنے علاقائی مفتیان سے پوچھ سکتے ہیں وہ جواب بھی بغیر تردد دیتے صرف شرف الدین کی کتابیں نہ پڑھیں باقی

تمام کفریات لہویات لغویات اسلام پڑھ سکتے ہیں جیسا کہ مرکزی امام جمعہ قائد بلتستان نے عباس بک ڈپو اور اسلامی کتب خانہ والوں سے کہا ہے۔

۲۔ سوال انکاری ہے کہ کیا آپ ہمیں دین کی کتابیں پڑھنے کا کہتے ہیں کیوں پڑھیں کس لیے پڑھیں کیا دین ہماری ضروریات پوری کریں گے آخرت کا کوئی پتہ نہیں کیا آپ نے ہماری داڑھی سے اندازہ لگایا ہے دین چاہنے والے ہیں دین ہماری معاشرتی ضرورت ہے ماتمسرائی کی مجاورین رشتہ قربت داری ہے مجلس میں صف اول میں جگہ کس لیے رکھی ہے۔

۳۔ توبیخی کیا آپ ایسے گھٹیا کام کرنے کے لیے کہتے ہیں ہماری شان کے خلاف ہمیں پڑھائی کے لیے اسکالر دینے والوں کا یہ شرط ہے دینی کتابیں نہ پڑھیں۔

۴۔ تعجب کی بات ہے کہ ہم دینی کتابیں پڑھیں کیوں اپنے بیٹے بیٹیاں دامادوں سے کیوں نہیں کہتے کہ آپ کہتے ہیں ہم تو ایسا توقع نہیں کرتے کہ سب دین کے جاہل یا دین مخالف ہے خاص جو دین آپ پیش کرتے ہیں۔

ارباب لغت نے ادائے استفہام بھی متعدد وضع کیے ہیں نیچے سے اوپر اور اوپر سے نیچے برابر قریب بعید مختلف انداز ہوتے ہیں اس سے سائل اور مسئول

کے درمیان تعلقات بھی سوال میں فرق پیدا کرتا ہے استعلامی خالص استفہام کیلیے استعمال ہوتا ہے لعنت عناد استکبار انکار نا راضگی تفجیر وتہدید ہوتا ہے لہٰذا ادائے سوال واستفہام بہت ہے بعض نے گیارہ لکھے ہیں غرض از سوال مختلف ہوتا ہے

۱۔طلب فہم وآگاہی

۲۔تعجب

۳۔تقریر

۴۔تحقیر

۵۔تعجیر

۶۔استنکار

ان چھ اقسام میں سے یہ سوال کس قسم میں سے دیکھ کر جواب دینا ہوتا ہے اس مسائل سوالات حالات تعلقات روابط سب کو سامنے رکھ کر جواب دینا ہوگا جناب ڈاکٹر صاحب اس بیس تیس سال میں یہ پہلی بار سوال ہے وہ بھی بمعرفت جناب زمان کرنا سوالیہ چھوڑتا ہے جب کسی چیز کے بارے میں سوال اٹھتا ہے تو سوال کا سلسلہ رکتا نہیں بہت سے سوالات آتا ہے سوال اور مسئول

دانشمند کرتا ہے جواب سادہ پر قناعت نہیں کرتا ہے جواب کا سند مانگتا ہے اس
کی سند کیا ہے دلیل کیا ہے دلیل پوچھنے کے ڈر سے ہم جیسے علوم حوزہ میں فیل
انسان ڈرتا ہے کہیں دلیل نہ مانگیں اس لیے میں فقہی سوالات کا جواب نہیں
دیتا ہوں مجھے فقہ نہیں آتی ہے میں نے فقہ نہیں پڑھی ہے اس لیے زمان
صاحب کے روزہ کھولنے نہ کھولنے کا جواب نہیں دیا تھا دلیل مانگنا سائل کا حق
ہے لہذا دانشمندان ڈاکٹر سیاستدان اپنی پڑھائی کے دائرے سے ہٹ کر کسی
بھی سوال کا جواب نہیں دیتا ہے یہ صرف شعوبی پڑھنے والوں کی کھوپڑی گن کر
بتاتے ہیں ان کے ہر مسائل کے وال کا جواب دینے پر اکسانا ہے

اگر ہم میں سے کوئی یہ کہنے کی جرات کرے لوگ نبی کریم سے سوالات
کرتے تھے نبی کریم کو جواب نہیں آتے تھے اس کو چھپنے کی جگہ نہیں ملے گی
لوگ یہ کہیں گے اللہ نے ان پڑھ نبی کو نبوت کے لیے کیوں انتخاب کیا اللہ کو یہ
ثابت کرنا ہے جس کسی کو ہم نے نبوت دی ہے وہ ہر قسم کی پڑھائی ے محروم نبی
کریم مشرکین سے معاہدے پر انگوٹھا لگا کے معاہدہ کیا وہ آپ کی انگلی پکڑ کے
اس جگہ پر رکھتے تھے۔ بات دور چلی گئی بعثت کے ابتدائی دنوں میں مشرکین
نے یہودیوں سے کہا ہمیں کچھ سوالات دیں جسے ہم محمد سے پوچھیں جس کا

جواب نہ دے سکیں مشرکین نبی کریم کو شرمندہ کرنے کے لئے یہودیوں سے چند مشکل سوالات لائے تھے انہوں نے آپ سے یہ سوالات کئے تو آپ نے فرمایا آپ کل یا دو دن کے بعد آئیں وہ لوگ واپس چلے گئے ادھر سے اللہ نے وحی نازل کرنا بند کیا کچھ عرصہ گذر گئے وحی نہیں آیا آپ سوچیں نبی کریم پر کیا گذرا ہوگا لوگوں نے افواہیں اُڑائیں محمدؐ کے رب نے محمد کی نبوت کو واپس لیا یا معطل کیا محمدؐ سے ناراض ہو گیا یہ تو ممکن نہیں تھے اللہ محمدؐ سے ناراض ہو جائیں گے کیونکہ نبوت محمد کی طلب پر عطاء نہیں کیے تھے آیت میں آیا کیونکہ آپ کو نبوت آپ کی درخواست پر نہیں دیا تھا آیہ قرآن میں ہے آپ کے خطور میں بھی نہیں تھے آیت لہٰذا یہ کہنا غلط نہیں ہوگا کہ محمدؐ قرآن نازل ہونے سے پہلے پڑھنا لکھنا نہیں جانتے تھے یہ بات تو قرآن کی چند آیات میں آئی ہے محمدؐ قرآن کا پہلا شاگرد تھے یہاں سے یہ بات واضح ہوگئی محمد اور امت دونوں قرآن کے شاگرد ہیں محمد نے پہلے جبرائیل سے سیکھا پھر آپ نے امت کو سکھایا جیسا کہ جمعہ کی دوسری آیت میں آیا ہے یہاں سے یہ بات واضح ہو گئی محمدؐ اور محمدؐ کی کل عزت وشرف مجد وعظمت قرآن میں ہے اب سب ہم جو شغف قرآن ہے قرآن عظیم ہے اس وقت ہم سب محمد کے پیچھے ہیں لہٰذا یہ

جملہ کھلا باطل بے معنی جملہ تھا کہ ہم نے اسلام کو اہلبیت سے لیا ہے یا ہم نے اصحاب سے لیا ہے اہلبیت بھی دنیا سے گئے اصحاب بھی گئے دونوں گئے بعد میں آنے والوں کو چھوڑ کر ان اہلبیت واصحاب سے دین لینے کی کیا منطق کیونکہ محمدؐ نے قرآن جبرائیل امین وحی سے سیکھے تھے جہاں جبرائیل نے محمدؐ سے کہا اقرا محمدؐ پڑھے لکھے نہیں تھے قرآن نازل ہونے سے پہلے آپ امی تھے لہذا اللہ نے محمدؐ سے کہا اقراء محمدؐ نے فرمایا ما انا بقاری۔

حضرت محمد امی تھے آپ پڑھ لکھ نہیں سکتے تھے:۔

قرآن عظیم کے دوسوروں نحل ۴۲ فَسْئَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لا تَعْلَمُونَ انبیاء ۷ میں آیا وَ ما أَرْسَلْنا قَبْلَكَ إِلَّا رِجالاً نُوحِي إِلَيْهِمْ فَسْئَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لا تَعْلَمُونَ ہر وہ شخص جو نہیں جانتے ہیں وہ جاننے والے سے پوچھے ہمارے نبی کریم ناواقف و ناآشنا تھے۔

کیا حضرت محمد لوگوں کے سوالات کے جوابات از خود دیتے تھے یا کہاں سے کیسے دیتے تھے حالانکہ وہ امی تھے پڑھنا لکھنا نہیں جانتے تھے۔

۱۔لوگ محمد سے قیامت کے بارے میں پوچھتے تھے يَسْئَلُكَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ قُلْ إِنَّما عِلْمُها عِنْدَ اللَّهِ وَ ما يُدْرِيكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ

تَکُونُ قَرِیباً احزاب ۶۳ پیغمبر یہ لوگ آپ سے قیامت کے بارے میں سوال کرتے ہیں تو کہہ دیجئے کہ اس کا علم خدا کے پاس ہے اور تم کیا جانو شائد وہ قریب ہی ہو

۲۔لوگ چاند کے بارے میں پوچھتے تھے یَسْئَلُونَکَ عَنِ الْأَهِلَّةِ قُلْ هِیَ مَواقِیتُ لِلنَّاسِ وَ الْحَجِّ وَ لَیْسَ الْبِرُّ بِأَنْ تَأْتُوا الْبُیُوتَ مِنْ ظُهُورِها وَ لکِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقی وَ أْتُوا الْبُیُوتَ مِنْ أَبْوابِها وَ اتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُونَ بقرہ ۱۸۹۔اے پیغمبر یہ لوگ آپ سے چاند کے بارے میں سوال کرتے ہیں تو فرما دیجئے کہ یہ لوگوں کے لئے اور حج کے لئے وقت معلوم کرنے کا ذریعہ ہے۔مکانات میں دروازوں کی طرف سے آئیں اور اللہ سے ڈرو شاید تم کامیاب ہو جاؤ۔

۳۔لوگ پوچھتے تھے اگر انفاق کریں تو کیسے کریں یَسْئَلُونَکَ ما ذا یُنْفِقُونَ قُلْ ما أَنْفَقْتُمْ مِنْ خَیْرٍ فَلِلْوالِدَیْنِ وَ الْأَقْرَبِینَ وَ الْیَتامی وَ الْمَساکِینِ وَ ابْنِ السَّبِیلِ وَ ما تَفْعَلُوا مِنْ خَیْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِیمٌ بقرہ ۲۱۵ پیغمبر یہ لوگ آپ سے سوال کرتے ہیں کہ راہِ خدا میں کیا خرچ کریں تو آپ کہہ دیجئے کہ جو بھی خرچ کرو گے وہ تمہارے والدین ً قرابتدر ً

ایتامؑ مساکین اور غربت زدہ مسافروں کے لئے ہوگا اور جو بھی کا خیر کرو گے
خدا اسے خوب جانتا ہے

۴۔لوگ پوچھتے تھے کونسی مہینے میں جنگ حرام ہے یَسْئَلُونَکَ عَنِ
الشَّهْرِ الْحَرامِ قِتالٍ فيهِ قُلْ قِتالٌ فيهِ كَبيرٌ وَ صَدٌّ عَنْ سَبيلِ اللَّهِ وَ
كُفْرٌ بِهِ وَ الْمَسْجِدِ الْحَرامِ وَ إِخْراجُ أَهْلِهِ مِنْهُ أَكْبَرُ عِنْدَ اللَّهِ وَ
الْفِتْنَةُ أَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ وَ لا يَزالُونَ يُقاتِلُونَكُمْ حَتَّى يَرُدُّوكُمْ عَنْ
دينِكُمْ إِنِ اسْتَطاعُوا وَ مَنْ يَرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دينِهِ فَيَمُتْ وَ هُوَ
كافِرٌ فَأُولئِكَ حَبِطَتْ أَعْمالُهُمْ فِي الدُّنْيا وَ الْآخِرَةِ وَ أُولئِكَ
أَصْحابُ النَّارِ هُمْ فيها خالِدُونَ بقرہ۲۱۷) پیغمبر یہ آپ سے محترم
مہینوں کے جہاد کے بارے میں سوال کرتے ہیں تو آپ کہہ دیجئے کہ ان میں
جنگ کرنا گناہ کبیرہ ہے اور راہِ خدا سے روکنا اور خدا اور مسجد الحرام کی حرمت
کا انکار ہے اور اہلِ مسجد الحرام کا وہاں سے نکال دینا خدا کی نگاہ میں جنگ سے
بھی بدتر گناہ ہے اور فتنہ تو قتل سے بھی بڑا جرم ہے ---اور یہ کفار برابر تم
لوگوں سے جنگ کرتے رہیں گے یہاں تک کہ ان کے امکان میں ہو تو تم کو
تمہارے دین سے پلٹا دیں ۔اور جو بھی اپنے دین سے پلٹ جائے گا اور کفر

کی حالت میں مرجائے گا اس کے سارے اعمال برباد ہوجائیں گئے اور وہ جہنّمی ہوگا اور وہیں ہمیشہ رہے گا

۵۔لوگ خمر اور جوئے کے بارے میں پوچھتے تھے **يَسْئَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَ الْمَيْسِرِ قُلْ فيهِما إِثْمٌ كَبيرٌ وَ مَنافِعُ لِلنَّاسِ وَ إِثْمُهُما أَكْبَرُ مِنْ نَفْعِهِما وَ يَسْئَلُونَكَ ما ذا يُنْفِقُونَ قُلِ الْعَفْوَ كَذلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الْآياتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُونَ بقرہ ۲۱۹**

یہ آپ سے شراب اور جوئے کے بارے میں سوال کرتے ہیں تو کہہ دیجئے کہ ان دونوں میں بہت بڑا گناہ ہے اور بہت سے فائدے بھی ہیں لیکن ان کا گناہ فائدے سے کہیں زیادہ بڑا ہے اور یہ راہ خدا میں خرچ کے بارے میں سوال کرتے ہیں کہ کیا خرچ کریں تو کہہ دیجئے کہ جو بھی ضرورت سے زیادہ ہو ۔ خدا اسی طرح اپنی آیات کو واضح کر کے بیان کرتا ہے کہ شاید تم فکر کرسکو

٦۔لوگ ایتام کے بارے میں پوچھتے تھے **فِي الدُّنْيا وَ الْآخِرَةِ وَ يَسْئَلُونَكَ عَنِ الْيَتامى‏ قُلْ إِصْلاحٌ لَهُمْ خَيْرٌ وَ إِنْ تُخالِطُوهُمْ فَإِخْوانُكُمْ وَ اللَّهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ وَ لَوْ شاءَ اللَّهُ لَأَعْنَتَكُمْ إِنَّ اللَّهَ عَزيزٌ حَكيمٌ (220) بقرہ ۲۲۰**

۷۔لوگ حیض آنے والی عورتوں کے بارے میں پوچھتے ہیں

وَ یَسْئَلُونَکَ عَنِ الْمَحیضِ قُلْ هُوَ أَذىً فَاعْتَزِلُوا النِّساءَ فِي الْمَحیضِ وَ لا تَقْرَبُوهُنَّ حَتَّی یَطْهُرْنَ فَإِذا تَطَهَّرْنَ فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَیْثُ أَمَرَکُمُ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ یُحِبُّ التَّوَّابینَ وَ یُحِبُّ الْمُتَطَهِّرینَ

بقرہ ۲۲۲اور اے پیغمبر یہ لوگ تم سے ایاّم حیض کے بارے میں سوال کرتے ہیں تو کہہ دو کہ حیض ایک اذیت اور تکلیف ہے لہذا اس زمانے میں عورتوں سے الگ رہو اور جب تک پاک نہ ہو جائیں ان کے قریب نہ جاؤ پھر جب پاک ہو جائیں تو جس طرح سے خدا نے حکم دیا ہے اس طرح ان کے پاس جاؤ . بہ تحقیق خدا توبہ کرنے والوں اور پاکیزہ رہنے والوں کو دوست رکھتا ہے

۸۔لوگ حلال حرام کے بارے میں پوچھتے ہیں کیا چیز حلال ہے کیا حرام ہے یَسْئَلُونَکَ ما ذا أُحِلَّ لَهُمْ قُلْ أُحِلَّ لَکُمُ الطَّیِّباتُ وَ ما عَلَّمْتُمْ مِنَ الْجَوارِحِ مُکَلِّبینَ تُعَلِّمُونَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَکُمُ اللَّهُ فَکُلُوا مِمَّا أَمْسَکْنَ عَلَیْکُمْ وَ اذْکُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَیْهِ وَ اتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ سَریعُ الْحِسابِ مائدہ۴ پیغمبر یہ تم سے سوال کرتے ہیں کہ ان کے لئے کیا حلال کیا گیا ہے تو کہہ دیجئے کہ تمہارے لئے تمام پاکیزہ چیزیں حلال ہیں اور

جو کچھ تم نے شکاری کتوں کو سکھا رکھا ہے اور خدائی تعلیم میں سے کچھ ان کے حوالہ کر دیا ہے تو جو کچھ وہ پکڑ کے لائیں اسے کھالو اور اس پر نام خدا ضرور لو اور اللہ سے ڈرو کہ وہ بہت جلد حساب کرنے والا ہے

۹۔لوگ قیامت کے بارے میں پوچھتے تھے قیامت کب بپا ہوگی

يَسْئَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْساها قُلْ إِنَّما عِلْمُها عِنْدَ رَبِّی لا يُجَلِّيها لِوَقْتِها إِلاَّ هُوَ ثَقُلَتْ فِي السَّماواتِ وَ الْأَرْضِ لا تَأْتِيكُمْ إِلاَّ بَغْتَةً يَسْئَلُونَكَ كَأَنَّكَ حَفِيٌّ عَنْها قُلْ إِنَّما عِلْمُها عِنْدَ اللَّهِ وَ لكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لا يَعْلَمُونَ اعراف ۱۸۷ پیغمبر! یہ آپ سے قیامت کے بارے میں سوال کرتے ہیں کہ اس کا ٹھکانا کب ہے تو کہہ دیجئے کہ اس کا علم میرے پروردگار کے پاس ہے وہی اس کو بر وقت ظاہر کرے گا یہ قیامت زمین و آسمان دونوں کے لئے بہت گراں ہے اور تمہارے پاس اچانک آنے والی ہے یہ لوگ آپ سے اس طرح سوال کرتے ہیں گویا آپ کو اس کی مکمل فکر ہے تو کہہ دیجئے کہ اس کا علم اللہ کے پاس ہے لیکن اکثر لوگوں کو اس کا علم بھی نہیں ہے

۱۰۔لوگ آپ سے انفال کے بارے میں پوچھتے تھے يَسْئَلُونَكَ

عَنِ الْأَنفالِ قُلِ الْأَنفالُ لِلَّهِ وَ الرَّسُولِ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَ أَصْلِحُوا ذاتَ بَيْنِكُمْ وَ أَطيعُوا اللَّهَ وَ رَسُولَهُ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنينَ (1) انفال اپیغمبر یہ لوگ آپ سے انفال کے بارے میں سوال کرتے ہیں تو آپ کہہ دیجئے کہ انفال سب اللہ اور رسول کے لئے ہیں لہٰذا تم لوگ اللہ سے ڈرو اور آپس میں اصلاح کرو اور اللہ ورسول کی اطاعت کرو اگر تم اس پر ایمان رکھنے والے ہو

۱۱۔لوگ روح کے بارے میں پوچھتے ہیں وَ يَسْئَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَ ما أُوتيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَليلاً اسراء ۸۵ اور پیغمبر یہ آپ سے روح کے بارے میں دریافت کرتے ہیں تو کہہ دیجئے کہ یہ میرے پروردگار کا ایک امر ہے اور تمہیں بہت تھوڑا سا علم دیا گیا ہے

۱۲۔لوگ ذوالقرنین کے بارے میں پوچھتے ہیں وَ يَسْئَلُونَكَ عَنْ ذِي الْقَرْنَيْنِ قُلْ سَأَتْلُوا عَلَيْكُمْ مِنْهُ ذِكْراً کہف ۸۳ اور اے پیغمبر علیہ السّلام لوگ آپ سے ذوالقرنین کے بارے میں سوال کرتے ہیں تو آپ کہہ دیجئے کہ میں عنقریب تمہارے سامنے ان کا تذکرہ پڑھ کر سنا دوں گا

۱۳۔لوگ پہاڑوں کے بارے میں پوچھتے ہیں وَ يَسْئَلُونَكَ عَنِ

الْجِبالِ فَقُلْ يَنْسِفُها رَبِّي نَسْفاً طٰہ ۱۰۵ اور یہ لوگ آپ سے پہاڑوں کے بارے میں پوچھتے ہیں کہ قیامت میں ان کا کیا ہوگا تو کہہ دیجئے کہ میرا پروردگار انہیں ریزہ ریزہ کر کے اڑا دے گا

۱۴۔لوگ ان سے عورتوں کے بارے میں پوچھتے تھے وَ يَسْتَفْتُونَکَ فِي النِّساءِ قُلِ اللَّهُ يُفْتيكُمْ فيهِنَّ وَ ما يُتْلى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتابِ في يَتامَى النِّساءِ اللاَّتي لا تُؤْتُونَهُنَّ ما كُتِبَ لَهُنَّ وَ تَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ وَ الْمُسْتَضْعَفينَ مِنَ الْوِلْدانِ وَ أَنْ تَقُومُوا لِلْيَتامى بِالْقِسْطِ وَ ما تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ كانَ بِهِ عَليماً ) نساء ۱۲۷ پیغمبر یہ لوگ آپ سے یتیم لڑکیوں کے بارے میں حکمِ خدا دریافت کرتے ہیں تو آپ کہہ دیجئے کہ ان کے بارے میں خدا اجازت دیتا ہے اور جو کتاب میں تمہارے سامنے حکم بیان کیا جاتا ہے وہ ان یتیم عورتوں کے بارے میں ہے جن کو تم ان کا حق میراث نہیں دیتے ہو اور چاہتے ہو کہ ان سے نکاح کر کے سارا مال روک لو اور ان کمزور بچّوں کے بارے میں ہے کہ یتیموں کے بارے میں انصاف کے ساتھ قیام کرو اور جو بھی تم خیر کرو گے خدا اس کا بخوبی جاننے والا ہے

۱۵۔لوگ آپ سے کلالہ کے بارے میں پوچھتے تھے یَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلالَةِ إِنِ امْرُؤٌ هَلَكَ لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ وَ لَهُ أُخْتٌ فَلَها نِصْفُ ما تَرَكَ وَ هُوَ يَرِثُها إِنْ لَمْ يَكُنْ لَها وَلَدٌ فَإِنْ كانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثانِ مِمَّا تَرَكَ وَ إِنْ كانُوا إِخْوَةً رِجالاً وَ نِساءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ أَنْ تَضِلُّوا وَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَليمٌ نساء ۱۷۶ اپیغمبر یہ لوگ آپ سے فتویٰ دریافت کرتے ہیں تو آپ کہہ دیجئے کہ کلالہ (بھائی بہن) کے بارے میں خدا خود یہ حکم بیان کرتا ہے کہ اگر کوئی شخص مرجائے اوراس کی اولاد نہ ہواور صرف بہن وارث ہوتو اسے ترکہ کا نصف ملے گا اوراسی طرح اگر بہن مرجائے اوراس کی اولاد نہ ہوتو بھائی اس کا وارث ہوگا- پھر اگر وارث دو بہنیں ہیں تو انہیں ترکہ کا دوتہائی ملے گا اور اگر بھائی بہن دونوں ہیں تو مرد کے لئے عورت کا دہرا حصّہ ہوگا خدا یہ سب واضح کررہا ہے تاکہ تم بھکنے نہ پاؤ اور خدا ہر شے کا خوب جاننے والا ہے

۱۶۔کلالہ کے بارے میں پوچھتے تھے وَ لَكُمْ نِصْفُ ما تَرَكَ أَزْواجُكُمْ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُنَّ وَلَدٌ فَإِنْ كانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصينَ بِها أَوْ دَيْنٍ وَ لَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ

إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكُمْ وَلَدٌ فَإِنْ كانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوصُونَ بِها أَوْ دَيْنٍ وَ إِنْ كانَ رَجُلٌ يُورَثُ كَلالَةً أَوِ امْرَأَةٌ وَ لَهُ أَخٌ أَوْ أُخْتٌ فَلِكُلِّ واحِدٍ مِنْهُمَا السُّدُسُ فَإِنْ كانُوا أَكْثَرَ مِنْ ذلِكَ فَهُمْ شُرَكاءُ فِي الثُّلُثِ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصى بِها أَوْ دَيْنٍ غَيْرَ مُضَارٍّ وَصِيَّةً مِنَ اللَّهِ وَ اللَّهُ عَلِيمٌ حَلِيمٌ نساء۱۲

۱۷۔۳۳۱ بار قرآن میں کلمۂ قل آیا ہے

۱۸۔حاقہ ۴۴ پر آیا ہے اگر کوئی اپنی طرف سے ہم پر نسبت دے تو ہم پکڑیں گے۔وَ لَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنا بَعْضَ الْأَقاوِيلِ اور اگر یہ پیغمبر ہماری طرف سے کوئی بات گڑھ لیتا

۱۹۔میں اپنی طرف سے نہیں بدل سکتا ہوں وَ إِذا تُتْلى عَلَيْهِمْ آياتُنا بَيِّناتٍ قالَ الَّذِينَ لا يَرْجُونَ لِقاءَنَا ائْتِ بِقُرْآنٍ غَيْرِ هذا أَوْ بَدِّلْهُ قُلْ ما يَكُونُ لِي أَنْ أُبَدِّلَهُ مِنْ تِلْقاءِ نَفْسِي إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا ما يُوحى إِلَيَّ إِنِّي أَخافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي عَذابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ یونس۱۵۔ اور جب ان کے سامنے ہماری آیات کی تلاوت کی جاتی ہے تو جن لوگوں کو ہماری ملاقات کی امید نہیں ہے وہ کہتے ہیں کہ اس کے علاوہ کوئی دوسرا قرآن لائیے

یا اسی کو بدل دیجئے یونس ۱۵ تو آپ کہہ دیجئے کہ مجھے اپنی طرف سے بدلنے کا کوئی اختیار نہیں ہے میں تو صرف اس امر کا اتباع کرتا ہوں جس کی میری طرف وحی کی جاتی ہے میں اپنے پروردگار کی نافرمانی کروں تو مجھے ایک بڑے عظیم دن کے عذاب کا خوف ہے

جناب محترم ڈاکٹر صاحب معذرت کے ساتھ میں یہ نہیں کہہ سکتا ہوں کہ ہم سے سوال نہ کریں کیونکہ یہ حق کسی سے نہیں چھین سکتا ہے لیکن ہوسکتا ہے کہ آپ کا مقصد جواب دینا نہ ہو یا ہوسکتا ہے جواب آپ کے مزاج کے مطابق نہ ہو کیونکہ یہاں کے دانشور علماء اپنی علماء اور دانشوری کے غرور میں کچھ خود کو ابلیس کچھ مئول کو زیادہ طنز کیا ہو بڑا سمجھتے ہیں۔ جناب محترم ڈاکٹر حسن خان صاحب کے مقام کا احترام رکھ کر ان کے خط کا جواب دیا تھا وہ ان پر بہت گراں گزرا، اسی طرح جناب یوسف حسین آبادی جو ہمیشہ اسلام کے ناقد رہا ہے مجھ سے خود کہا ''مسلمانوں نے اپنے تین خلفاء کو مارا ہے'' حالانکہ یہود وصلیب ومجوس کے کارندوں ابولولو نے مارا تھا۔

فریق کو دھوکے میں نہ رکھیں سوال کا جواب نہ ہونے کے باوجود جواب دینا دھوکہ تدلیس ہے یہ بات نص کثیر آیات قرآن کے خلاف ہے کہ حضرت

امیر المومنین علی ابن ابی طالب نے منبر کوفتہ پر
لوگوں سے خطاب میں فرمایا ''سلونی قبل ان تفقدونی '' میری موت
سے پہلے مجھ سے جو کچھ سوال کرنا چاہتے ہیں پوچھو یہاں حضرت امیر
المومنین سے متعلق شیعوں کے چند عقائد ہیں ہر عقیدہ کے حوالے سے سوال کو
ناپنا تولنا ہوگا ایک علی نام اللہ ہے وہ خدا ہے احوالے ے علی کوفہ کے منبر پر نہیں
تھے کیونکہ کوئی جگہ

۲۔امامت برتر از نبوت ہے اس صورت میں علی جانشین رسول اللہ نہیں ہوگا
کیونکہ از خود جھوٹا ہوتا ہے۔

۳۔علی برابر محمد ہے محمد کے پاس اتنا علم نہیں تھا کہ ہر سوال کا جواب دیں کبھی نبی
کریم نے ایا دعوی کیا بلکہ سائل کو بھی برسوں جواب تو اللہ نے وحی کو بند کیا۔

۴۔جن لوگوں نے سلونی پر کتابیں لائی ہیں وہ اوٹ پٹانگ والات اٹھاتے
ہیں۔

۵۔اس قسم کی دعوت کسی اولعزم نبی نے بھی نہیں کیا ہے
میں جواب دونگا کیونکہ میں زمین سے زیادہ آسمانی راستوں کو بہتر جانتا ہوں یہ
امیر المومنین علی ابن ابی طالب پر افک افتراء ہے گویا ایک قسم کی علی سے دشمنی

میں کہا ہے کیونکہ نا معقول باتیں کسی سے نسبت دیں تو لوگوں کے دلوں میں
شکوک وشبہات عارض ہوتا ہے یہ ممکن بھی نہیں ایسا کیوں کہا خود کو مغرور دکھانا
جیسا ہے یا ان کے چاہنے والے ایسے لوگ ہیں کس بات کی صحت وسقم کا
اندازہ اس کلام یا متن سے بھی ہوتا ہے مثلا اس کلام میں حضرت نے فرمایا میں
زمین سے زیادہ آسمان کے راستوں کو بہتر جانتا ہوں کیا آپ آسمان میں پیدا
ہوئے وہیں نشونما ہوئی ابھی تھوڑا عرصہ ہوا ہے ذہن میں آیا ہے حاضرین
میں کوئی وہاں جہاں آپ گئے نہیں وہاں کے حالات کا کیسے پتہ چلا کیا آپ ر
وحی ہوئی ہے کیا آسمانوں کے درمیان رہنے والے تھے یا ابھی جانے والے
پھر روٹوں کا علم ہونا بھی شرط امامت ہے فرض کسی اور نے بھی ایسا کیا ان سے
بعض سورج سے مریخ تک جانے کے راستے پوچھا تو اس نے بنایا ایسا ہے ایسا
کہاں سے پتہ چلے ایسے سوالات ایسے فضلل آپ جیسے دانشوراں کے لیے
معین والے خطیب ہی کہتے ہیں اچھا جانتا ہوں کیا پتہ چلاتا کہ بعض سوالات
جو علی سے جواب دلایا ہے غلط ثابت ہو جائیں تو علی کی شان گھٹے گی ۔ڈاکٹر محمد
علی صاحب کا جناب زمان کے واسطے مطعون سکورای علی آباد زھوقہ سکردو اور
دانشوران روشن خیال بمعہ عزیزم اولاد ودوا امید علی شرف الدین مسکین سے

سوال کا جواب طلب کرنا جواب۔۔۔۔۔۔محکم سے دینا چاہیے یا خفی کشید کا جواب دینا چاہیے یا غیر محسوس انداز میں جواب دینا چاہیے یہ سب مسئول کے جرم و جنایت نقص عیب کی نشانی ہے عقل و شرع بھی اسکے خلاف ہے سوال میں جیسی دلیل عزیز رفع عزیز نہیں ہوتا ہے بنی اسرائیل کے لجوج عنود ۔۔۔۔۔۔اللہ کو سوال بھیجا ہمیں کس قسم کی گائے ذبح کرنی چاہیے جس طرح سوال نیچے سے اوپر کو جاتے ہیں اوپر سے نیچے والوں کو بھی سوال ہوتے ہیں اللہ نے ابلیس کو سوال کیا تھا کہ تم نے آدم کو سجدہ کیوں نہیں کیا۔

جناب محترم ڈاکٹر محمد علی صاحب قبل اس کے کہ میں آپ کے سوال کا جواب عرض کروں ایک فرض عینی جس کو عرف عام میں واجب عینی بھی کہتے ہیں جو ہر ایک انسان دوسرے انسان سے کرنا چاہیے خاص طور پر یہ فرض فرائض اولی انبیاء و مرسلین رہے انبیاء کرام نے اپنی امتوں کو اپنا تعارف اس فرض سے کیا ہے دیکھو میں آپ کے لئے ناصح امین ہوں ہر نبی نے اس جملہ کو تکرار کیا ہے میں صرف آپ کو نصیحت کرتا ہوں ﴿أُبَلِّغُكُمْ رِسالاتِ رَبِّی وَ أَنَا لَكُمْ ناصِحٌ أَمينٌ ..اعراف.٦٨﴾ ﴿وَ قالَ يا قَوْمِ لَقَدْ أَبْلَغْتُكُمْ رِسالَةَ رَبِّی وَ نَصَحْتُ لَكُمْ وَ لكِنْ لا تُحِبُّونَ

النَّاصِحينَ..اعراف. ۷۹﴾ ﴿وَ جاءَ رَجُلٌ مِنْ أَقْصَى الْمَدينَةِ يَسْعى قالَ يا مُوسى إِنَّ الْمَلَأَ يَأْتَمِرُونَ بِكَ لِيَقْتُلُوكَ فَاخْرُجْ إِنِّي لَكَ مِنَ النَّاصِحينَ ..قصص. ۲۰﴾ یعنی آپ کی دنیا وآخرت کے لئے باعث سعادت ہوں جیسا کہ ان آیات میں ہے کلمات نصیحت سائنسی انکشافات نہیں ہوتی ہیں کلمات نصیحت وہ مشاہدات عینی ہوتے ہیں جو انسان اپنے گھر میں گلی کوچوں محلّہ اجتماعات میں ہر جگہ نظر آتا ہے۔ جناب محمد علی صاحب میرے دل میں آپ تمام پڑھے لکھے جوانوں خاص کر حلیہ ایمانی رکھنے والوں کیلئے مشفقانہ مخلصانہ جریدانہ اخلاص رکھتا تھا میں اتنی توقع نہیں رکھتا تھا کہ آپ لوگ مجھے بغیر کسی جرم خطاء کے ہم سے دوری اختیار کریں طنز کریں آپ کے بھتیجے جناب قاسم صحب حسن فرڑو پا اقای روح اللہ وغیرہ دین سے نفرت کراہت کریں بلا دوستان کے بے دین مقصد کی حمایت کریں ہم سے عداوت نفرت کریں آپ اور احسان حسن فرڑو پا وروح اللہ کے دلوں میں سیاہ ناسور جیسا محبوس کیا آپ لوگوں نے مجھے نقصان نہیں پہنچایا آپ لوگوں نے آخرت کو برباد کیا کہ شاید قوم ہود وصالح وشعیب، اہل مکہ جیسا سلوک کیا ہے ان کی باتوں کو نہیں سنا ہے میرے دل میں یہاں سے تعلق رکھنے والے

چاہے عالم نما ہوں یا دانشور نما ہو، میں نے ضامن علی اور طہٰ کو مجاہد اعظم کتاب بھیجی تھی جو میری لکھی ہوئی نہیں تھی جنگ عالمی اول کے دوران ہندوستان کے ایک عالم دین کی لکھی ہوئی تھی ،جس کی تعریف مولانا ڈھکو سے سنی تھی میں نے تلاش کر کے چھاپا لیکن طہٰ اور ضامن نے پیغام پہنچایا ایسی کتابیں مت بھیجا کریں۔کوئی اس حقیقت سے انکار نہیں کر سکتا ہے حتیٰ کہ اگر اثبات وجود باری تعالیٰ نعوذ باللہ بعض کے لئے سمجھنا مشکل ہوتا ہے لیکن اس حقیقت کا کوئی انکار نہیں کر سکتا ہے کہ موت ایک حقیقت ہے کافر ملحد مدعی الوہیت کرنے والا بھی وہ اقرار اعتراف کرتا ہے مرنا ہے سے کچھ کی زیادہ کچھ کم ہوتا ہے مثال آپ اور زمان سے نہیں بلکہ اپنی ذات سے دوں گا مجھے اپنے والد کی طرف سے ایک کنال زمین تھی بعد میں چچا زاد بہن نے کراچی سے بلا کر اپنا پورا حق مجھے دیا پھر عباس ولد ابو حسین نے اپنی جائیداد کراچی سے بلا کر دیا میں نے ان سے اصرار کر کے کہا آپ کسی اور کو دے دیں میں کراچی میں رہتا ہوں شاید میں آپ سے پہلے مروں تو آپ کے لئے مشکل ہو گی نہیں مانا میں نے ان دونوں کی طلب مغفرت کے لیے جتنا ہو سکتا ہے کیا اس کے باوجود آج پریشان ہوں انہوں نے میری دینی خدمات دیکھ کر کیا تھا آج یہ میری بے دین وا ثان

کھائیں گے اتنی دولت جمع کرتے وقت حلال حرام جائز ناجائز کا خیال رکھیں
ااپ دونوں پڑھے لکھے انسان ہیں ایک پڑھا لکھا انسان ہوتے ہوئے دین
کے لیے کہا گیا یہاں جتنا پڑھتا ہے بے دین ہو جا تا ہے  پھر کراچی ادارہ قائم
کیا خود اپنی تالیف شروع کیا ایران سے کتابیں منگوائی اچھی خاصی تعارف
میں سکرودو میں دو تین کنال زمین خرید اا تفاق سے قسمت ۔۔۔

جناب ڈاکٹر صاحب آپ نے سوال بتوسط پوچھا ہے کہ فلانی سے
پوچھیں کونسی کتاب پڑھیں؟ اس سوال سے یہ طن آتی ہے استنکار آتی ہے آتی
ہے کہ آپ کا سوال استفہام استسلام آگاہی کی خاطر نظر نہیں آتی باطل میں اللہ
جانتے ہیں بلکہ عنادی، تکبری، غروری انکاری تھے، اس کے بھی قرائن وشواہد
پائے جاتے ہیں۔ آپ نے کس سے کہا تھا کہ ہم علماء سے پوچھ کے کرتے ہیں
۔ میں کسی ایک دو فرد دانشوران سے اختلاف نہیں رکھتا ہوں میں ضامن علی طه
سے اپنے علاقے میں ہونے کی وجہ سے اپنے بھتیجوں اولا دوں کی خاطر نہیں
کرتا ہوں جیسا کہ بعض کے خیال میں اقای جعفر جو کہ علاقہ بلتستان کے قائد
ہے محمد علیشاہ وکھرمنک اقای سید حسن شگر والوں کے بھی خلاف وہ دین کی
کاطر تھے انہوں نے کھلا الحاد بے دینوں کی حمایت میں سعید سے اختلاف کرتا

ہوں کیونکہ میں نے فیصلہ کیا ہوا ہے کہ افراد سے مخالفت کی بجائے خود باطل سے جہاد کروں لہٰذا میں آپ سمیت تمام دانشوران بمعہ آپ کے نہاد علماء پورے شگر، سکردو بلتستان والوں کے خلاف ہوں۔آپ بمعہ علماء کو دین کا الف ب بھی نہیں آتا ہے کیونکہ پڑھا نہیں چھوا نہیں تنہا ضامن وطہٰ کے مخالف نہیں ہوں میرے عزیز بیٹے داماد بھتیجے ان کو وہم ہے کہ وہ عالم دین بنے ہیں ہم بھی ایک زمانے میں خود کو عالم دین سمجھتے تھے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا احسان ہے میں پہلے دن سے اصل اسلام کو سمجھتا تھا اصل قرآن اور محمد کو سمجھتا تھا علی اور امام حسین کو تابع قرآن اور محمد سمجھتا تھا اس لیے ہر آئے دن میری آنکھیں کھلتی گئی بواشاہ کے کفر الحاد وشرک شعر کو خلاف قرآن ہونا ثابت ثابت ہوتے گئے ان کے حامی کو گمراہ ہونا یقین ہوتے گئے۔ یہ جھوٹے دعوے ہیں انہوں نے ابھی تک دین نہیں پڑھا۔ میرا پورا وجود ا یکسرے ہے میں آپ لوگوں کے منہ سے نکلے جملات کا آپریشن کرتا ہوں۔

جناب ڈاکٹر محمد علی صاحب کے سوال کہ ہم کونسی کتاب پڑھیں حیرت ہوئی کیوں ہم سے پوچھا؟ حالانکہ پہلے اپنے گریباں میں منہ ڈال کر اپنے نفس سے پوچھنا چاہیئے ”مسلمان یا فرض کریں مسلمان نہیں شیعہ ہوں، میں

شیعہ کے اصول ومبانی اپنے ائمہ کی تعداد صفات، انہوں نے علم کس سے پڑھا ؟ کتنا علم رکھتے تھے؟ کس نے انہیں امام بنایا تھا؟ جانتے ہیں۔ پہلے اپنے مذہب سے متعلق کتنی کتابیں پڑھی ہیں یا جبکہ وہاں علاقہ میٹرک فیل دغا باز حرام جائز کو جائز حرام گردانںے والے آیۃ اللہ میسر ہیں ان کے علاوہ قم میں موجود دینی کتابوں سے پرہیز کرنے والے علماء سے سوال کر سکتے تھے یہاں سے مجھے شک ہوا کہیں مجھے پھنسانا چاہتے ہیں۔

جناب محترم ڈاکٹر صاحب سوال کا جواب دینا اتنا آسان نہیں ہوتا ہے ،سائل بچہ نابالغ جیسا ہوتا ہے بادشاہ ہوتے ہیں ان کی باز پرس نہیں ہوتی ہے جبکہ مسئول کے جواب پر اور کئی سوالات اٹھتے ہیں، کبھی کسی ایک کا معمولی سوال جواب دہندہ کو مصیبت مشکلات میں مبتلاء کرتے ہیں۔ اگر ضرورت و مجبوری نہ ہو تو بہتر ہے کہہ دیں مجھے نہیں آتا ہے، میں الحمد للہ جب سے کراچی میں ہوں فقہی سوالات کے بارے میں فوراً کہہ دیتا ہوں کہ مجھے فقہ نہیں آتی ہے۔ سوال و جواب والے اجتماعات میں پہلے ہی واضح کرتے تھے کہ میں علی نہیں ہوں کہ آپ آسمان زمین تحت سمندر سے مجھے سوالات کریں۔ میں نے ایک گھنٹہ خطاب کیا ہے اس بارے میں آپ کے سوالات ہوں تو وہ سوالات

کریں تو کوئی سوال نہیں آتا تھا۔ کسی نامعلوم شخص نے موسیٰ سے سوال کیا بتائیں اس وقت آپ سے بڑا کوئی عالم دنیا میں ہے تو کہا نہیں اللہ نے موسی کو حکم یدا جاؤ جہاں دو دریا ملتے ہیں وہاں ایک انسان کھڑے ہوں گے ان سے کچھ سیکھو بنی اسرائیل نے ایک مقتول کے قاتل مجہول کے بارے میں سوال کیا ہے اس کا قاتل کون ہے اللہ نے انہیں کہا ایک گائے ذبح کریں انہوں نے اس کی صفات پوچھی وہاں جا کر دیکھو۔

جناب ڈاکٹر محمد علی صاحب آپ نے ایک سوال ارسال کر کے میرے دل میں خلجان بہت سی سوالات کو اٹھانے کا موقع عنایت کیا اگر آپ دل کی گہرائیوں سے ہدایت کے خواہاں ہیں اللہ آپ کو مزید ہدایات کے دروازے کھولیں ہمارا جرم ہماری اصلاح عزاداری امام حسین ہے جو یہاں کے فسق و فجور میں مستغرق بے دین تارک صلاۃ مفطر صیام امام حسین کے نام سے نزر چور میری ماں کے حق پر ستر سال سے قابض ہیں

من ورا ابو جہل بلکہ ابو لاجعلاء پر گراں گزرا اور میرے لیے زبان غلاظت کھولا ان پر گراں گزری غلام حسن معمار بت خانہ شاعر غالی پر گراں گزری خلاف شریعت سرگرم عزاداروں کے لئے گراں گذرے میں خاص کر جن کے گذر

اوقات ان مجالس عزاداری ماتم سرائے مجاوری سے وابستہ ہے خطیب وذاکر ممبر پر غلط فاحش ضد قرآن ضد محمد ضد امام حسین بات کیوں کرتے ہیں ایک بات صحیح کرتے ہیں کہ امام حسین وقت کے ظالم کے خلاف نکلے تھے اس منطق کے تحت یہاں مجلس عزاداری میں پہلی صف میں بیٹھے مرثیہ خواں نوحہ خواں سینہ زن ذاکر دیگران کی نسبت ظالم ہیں سارے تبرکات بوٹیاں انڈے لذیذ مطعوبات کھاتے ہیں پیچھے والوں کو رای چھوڑا دوسرے مرحلے میں مجاور حرام خور ہوتا ہے تبرک چوری کرتا ہے نذورات چوری کرتا ہے یہ لوگ بھی امام پر ظلم کرنے والے ہیں اس ظلم سے بھری عزاداری کی خاطر تمام محرمات حرام خوری کو جاری رکھا ہے ان مجاوری کیا ظلم نہیں کیا ہے۔

مطہری ہوسٹل ہو یا معرفی وغیر معرفی میں پڑھنے والوں نے جہاں کہیں ہو ہمیشہ خرافتوں کی پاسداری کی ہے ابتداء ہی سے ان سے عہد و پیمان لیا جاتا ہے کہ وہ دین ودیانت سے متعلق نماز روزہ جمعہ و جماعت تک سرسری دیکھا وا کی حد تک احوال ایمان اخلاق اسلامی تاریخ قرآن سے متعلق نہ کسی سے بات سنیں گے اور نہ ہی کتاب پڑھیں گے جتنا ہو سکے اپنی بود و باش اور حلیہ دینی رکھیں تا کہ عام لوگ آپ پر بدظن نہ ہوں ورنہ یہ سلسلہ آگے جا کر رک

جائے گا یہی تمام مشنری سکولوں کا منشور رہا ہے یہ لوگ ہر عالم ماسمیٰ کو اسلام
شناسی کا پیاسا دکھانے کی کوشش کرتے ہیں تا کہ تمہیں متہم نہ کریں لہٰذا یہاں
کے پڑھے لکھے روشن خیال سب ایسے تھے ماسٹر موسیٰ ماسٹر فضل غلام حسن حاجی
غلام مہدی انکے فرزندان فدایان محمد علی زمان بھائی محمد نواز، محمد علی کسی سے صحیح
معنوں میں اپنی بساط کی حدود میں دین جاننے کے لیے آمادہ نہیں کیا ہے
الچوڑی سے تعلق رکھنے والے سنا ہے آج کل آفیسر ہے کیسے تھے دین کی کتاب
پڑھنے سے نیند آتی ہے، سعید کے پاس اسلئے آئے تھے تا کہ ہمارے عقیدے
کے خلاف کوئی نکات مل جاتے۔ وہ معارف اسلامی کے تشنہ نہیں تھے ان کے
بارے میں قرآن کریم کی چند آیات صدق آتی ہیں بقرہ ۸۸ نساء ۱۵۵ جہاں
گزشتہ اقوام میں بھی ایسے لوگ تھے جو کہتے تھے ہمارے دلوں پر تالے لگے
ہوئے ہیں اور نہ ہمارے دل کے اندر جو باتیں ہیں وہ کھل کے بول سکتے ہیں
چونکہ وہ کفریات پر مبنی ہوتی ہیں نہ باہر کی ہدایات اسمیں داخل ہوسکتی ہیں چونکہ
ہمیں ہدایت ہے کہ دینی باتیں نہیں سننی ہیں کتابیں نہیں پڑھنی ہیں مولویوں
کے پیچھے نماز پڑھیں انکی خاطر تواضع کریں باقی وفاداری ملحدین و بے دینوں
کیلیے وقف رکھیں محمد علی نے زمان سے کہا تھا کہ آغا ہمیں کون سی کتابیں پڑھنے

کا کہتا ہے میں نہیں کہتا ہوں میری کتاب پڑھیں اگر میں اس کا جواب آیۃ قرآن سے دوں تو نہیں پڑھیں گے میں کہتا ہوں قرآن کو بامعنی پڑھیں بفرض میں نے ایسی کتاب پڑھنے کی دعوت دی تو کوئی غلط کام نہیں کیا ہے مرد ہے دانشور بنتے ہیں یا کوئی اونچا عالم تمہاری نظر میں ہوان سے غلطیاں لگائیں مجھے جس طرح بولنے کا حق ہے کتاب پڑھنے کی دعوت دینے کا بھی حق حاصل ہے ۔

جناب محترم محمد زمان اور ڈاکٹر محمد علی صاحب اس محصور مطعون کے لئے بھی کچھ سوالات کرنے کی اجازت عنایت کریں البتہ تنہا آپ کی ذات تک محدود نہیں رکھوں گا جس طرح آپنے جناب محمد زمان کے توسط سے ہم سے سوال کئے تھے تا کہ مجھے طعن اور لا جواب بنائیں لیکن ہم تنہا آپ دونوں کو لا جواب شرمندہ نہیں کرنا چاہتا ہوں بلکہ آپ دونوں سمیت نام نہاد دانشوراں روشن خیال والوں کو آخرت کے دن دو میں سے ایک انتخاب میں محصور کرنا چاہتا ہوں ہم بھی آپ کے توسط سے وہاں موجود زیر نظر شخصیات سے کچھ سوالات کروں گا ان سے جواب لے کر ہمیں ارسال کرنے کی زحمت فرمائیں ہمارے سوالات خالص دینی ہی ہونگے کیونکہ میری کوئی دنیا نہیں رہی ہے

اپنے علماء دانشوران سے سوال پہنچا کر جواب عنایت کریں یا وہ خود لوگ جواب دے دیں۔ بطور مثال بنا بر نقل محمد باقر علی آبادی اور میرے بیٹے محمد باقر جناب ضامن علی صاحب نے پیغام بھیجا ہے کہ آغا سے کہہ دیں کہ اپنی کتابیں یہاں نہ بھیجیں جوانوں کے عقیدے خراب ہوتے ہیں میری کتابوں میں کونسی عقائد فاسد ضد قرآن ہے اس کی نشاندہی کریں میری ہدایت ہو جائیں آپ کو اجازت دیتا ہوں وہاں جلا دیں۔

جناب آغا محمد طه نے مسجد ضرار کی جمعہ خطبہ میں کہا تھا آپ لوگ اپنی اولاد کو پڑھائی کے لئے کراچی کے بجائے دیگر جگھوں پر بھیجیں وہاں شرف الدین کی وجہ سے لڑکوں کے عقیدے خراب ہوتے ہیں آپ کے اطمینان کے لئے عرض کرتا ہوں آپ سے وابستہ نو جوانوں پکے سیکولر ہیں وہ نمائش کے لئے داڑھی رکھتے ہیں وہ مجھ سے دین لینے کے لئے نہیں آتے میری اولاد کو بہکانے قادیانی و آغا خانی بنانے کے لئے آتے تھے وہ کامیاب ہو گئے۔

جناب دانشمند استاد دانشگاہ اور جناب محمد علی ڈاکٹر صاحب۔

سلام ایک سوال بھیجا تھا کہ شرف الدین سے پوچھیں کہ ہم کونسی کتاب پڑھیں ہم نے اسوقت اس سوال کا جواب نہیں دیا تھا اگر میں جواب دیتا تو جواب

کامل شافی نہ ہوتا ابھی جواب دیتا ہوں وہ کتاب پڑھیں جو مشنری درسگاہوں
سے پڑھے لوگوں کی آنکھوں میں تیر نان وشمر بنے ہیں وہ کتاب پڑھیں جو دنیا
کفر والحاد کے ساتھ مذاہب منافقین اسکی شان کو گھٹانے پر تلے ہوئے ہیں وہ
کتاب پڑھیں جو روشن خیالوں کو پڑھنے سے منع کئے ہیں یا وہ کتاب پڑھیں
جس میں اپنی اماموں کی کل تعداد بیان کیا ہو کیونکہ فرق نویسوں نے آپ کے
آئمہ کی تعداد میں بہت اختلاف کیا ہے کوئی بھی خاص تعداد پر اتفاق نہیں
ہوئے یہ وہ خاص کتب ہیں جو خود شیعوں نے لکھی ہیں میں کسی سنی کتاب سے
نقل کر رہا ہوں اول کافی میں اس کی ۱۱، ۱۲۔ ۱۳ بتائی ہے اس میں بھی اختلاف
کیا ہے بعض نے صرف حضرت علی تک محدود کیا ہے کیونکہ امام حسن نے امامت
وخلافت سے معاویہ کے حق میں تنزل کر کے معاویہ کی بیعت کی یعنی امام حسین
نے امام حسن کے ساتھ معاویہ کی بیعت کی تھی آخر میں یزید کی بیعت نہ کرنے پر
آپ کو قتل کیا گیا تھا لیکن امام جعفر صادق تک خانہ نشینی اختیار کیا ان کی جگہ
پر امام حسن کی اولاد امام سجاد کے فرزند زید بن علی نے دعوی امامت کیا ارباب
حکومت کے خلاف اعلان جنگ امام موسی بن جعفر زندان میں وفات پائی امام
علی رضا کی خراسان میں ان کی بیعت میں قتل ہوئے امام جواد اور امام نقی

دونوں نابالغ تھے امام حسن عسکری متوکل عباسی کی قید میں رہے مہدی امام نہیں ہوئے امام مہدی پیدا ہی نہیں ہوئے جن و ملک نے بھی نہیں دیکھا ہے مفاد پرستوں نے مزہ اٹھایا آپ لوگ دنیا و آخرت کی زندگی گزار رہے ہیں اللہ کی کتاب کو چھوڑ کر منافقین کے قیل و قال اٹھائے ہوئے ہیں مذہب کا معنی دین ے خارج ہونے کا ہے یا کوئی کتاب نہ پڑھے اپنے علماء سے پوچھو جس کے بارے میں شاعر غالی مشنریوں کے ترجمان کہتے ہیں اگر مجھ سے میری کتاب کا پوچھیں تو میرا جواب یا علی ہے بارہ چودہ سال مشنری درسگاہوں سے پڑھے لوگ خود کو دانشور متعارف کراتے ہیں دینی کتابیں پڑھنا اپنی دانشوری کے منافی سمجھتے ہیں ۔انہیں اپنی بنیادی ضروری ناگزیر ایمانیات کے بارے میں لکیر کے فقیر ہیں وہ پچاس صفحہ نہیں لکھ سکتے ہیں دس پندرہ منٹ کسی کو نبی کی سیرت نہیں بتا سکتے ہیں مردوں کی قبروں پر قرآن پڑھنے جاتے ہیں حشر و نشر کے متعلق جاہل انپڑھوں سے بھی بدتر ہوتے ہیں آپ جیسے ضد اسلام جوانوں سے بہت واسطہ پڑا ہے الٹا سا کہتا ہے اسلام سمجھنا مشکل ہے اگر قرآن پڑھنے کیلئے کہیں تو کہتے ہیں تو عربی پڑھنا پڑے گی اسلام سے جاھل مال غصبی مال حرام تبرک کے نام سے کھاتے ہیں سوائے امام حسین پر باندھے گئے افتراء و

جھوٹے قصے کہانیاں کے علاوہ اسلام کے بارے میں کیا جانتے ہیں آپ نے طنزاً کہا ہے کہ میری کتاب پڑھنے کی دعوت سے مراد خود اپنی کتابیں ہیں جو آپ کی پسندیدہ علماء نے کتب ضلال قرار دیا ہے اپنے عزیز بیٹے بیٹیوں مفرور داما دوں کو چھونے دیکھنے منع کیا ہوا ہے کتابیں پڑھنے سے منع کئے ہوئے ہیں وہ اپنی اولادوں کو بھی نصیحت کریں گے دادا نانا کی کتابیں نہ پڑھو۔اہل خانہ دشمن بنے ہیں کتابوں کے مئولف ذلیل اوران کے اہل خانہ داما دیں عزیز ہو گئے ہیں۔جن کتابوں سے مال ودولت نہیں بنایا ہے جوان کتابوں سے دولت بنی تھی انہی نمک حرام دشمن قرآن محمد والوں گمراہ کن تعلیمات میں صرف ہوئے پاکوتان میں چند اسلام سیکولر دانشوروں کی اہانت جسارت والی آنکھوں کے ہاتھوں سے بچانے کے لیے مہنگی گراں قیمت کھی ہے ۔آپ جیسے نام نہاد دانشوروں کے ہاتھ نہ لگ جائیں قیمت چکا ہوں چلو سمجھیں میری کتابیں مراد ہیں تو بتادیں میری کتابوں میں کونسا اسلام مخالف محمد مخالف قرآن مخالف باتیں لکھی ہیں سوائے ضد اسلام مراسم امام حسین کے نام گزاری افتراء تہمت زنی کے علاوہ وتوثیق قائدین بغیر ثبوت رویت ہلال افطار کرنا جائز ہے یا نہیں تھے جواب سادہ تر واضح تھا روزہ اللہ کے حکم پر رکھتے ہیں تو ہدایت اس کی نازل

کردہ کتاب قرآن سے لینی چاہیے روزے کے بحکم سرکار کھولنے یا کھولنا بت کا نہ کی مجاور بت سے پوچھنا جیسا ہے مجتہدین اوران کے وکلاء کے حکم سے ضد قرآن تالیف کتب سے کرنے جیسا ہے۔ جناب ڈاکٹر صاحب لکچرر صاحب حلیہ ایمانی رکھنے والے نجف میں ایک بڑے پائے کے مجتہد تھے انکا نام عبدالکریم زنجانی تھے ایک دفعہ مصر گئے علماء مصر نے انکا بے مثال استقبال کیا تعظیم وتوقیر کیا واپس نجف آنے کے بعد حوزہ نے انکو مطعون کیا حوزہ کا یہ عمل بعض کی نظر میں ناموزوں تھا بعض نے ان سے معاف کرنے کی درخواست کی تو انہوں نے کہا کہ ہم عوام کو تو معاف کرتے ہیں لیکن علم ودانش رکھنے والوں کو نہیں۔

سوال واستفہام علم وآ گاہی کیلیے ہوتا ہے وسیلہ حصول آ گاہی ہے انسان کتنا ہی نابغہ دھر ہی کیوں نہ ہو اوقیانوس جہل مستغرق ہوتا ہے یہ ممکن نہیں کہ انسان اپنی زندگی کی تمام ضروریات لوازمات از خود جانتا ہو کسی کے محتاج نہ ہو مسائل مسئول ایک دوسرے سے درجات مرتب مقام ومنزلت کے حوالے سے متعدد انواع مختلف المزاج ہوتا ہے اسی تناسب طریقہ انداز سوال مختلف ہوتا ہے اس صورت کو پیش نظر رکھتے ہوئے۔

## جناب محمد زمان کا سوال

۳۰ رمضان ۱۴۴۲ ق بحکم سرکار پہلی شوال کا اعلان کیا گیا یہاں کے تمام روزہ داروں کو اس سال کے رویت کا حکم دینے والوں کو اچھا نہیں لگا مشکوک ہوگئی جناب محمد زمان تھے انہوں نے ظہر کے قریب فون کیا سب نے روزہ کھولا ہے میں نے نہیں کھولا ہے چونکہ میں فتوی سے گریز کرتا ہوں فتوی ناقص ہوتا ہے تسلی بخش نہیں ہوتا ہے جواب میرے اوپر ایک نسبت بنتا تھا تیں چالیس سال میں جناب زمان نے مجھے مفتی بنایا یہ پہلی دفعہ پاکستان میں نہیں ہوا ضیاء الحق کے دور سے یہاں جاہلوں نے ان سے بغاوت کرنے کے لیے اقای عارف کو ڈنڈا بنایا تھا ایران و عراق میں عرصے سے ایسا ہوتا آیا ہے۔ ہماری روزہ داری کا عمر پچاس سال کے قریب حکمرانوں اور مجتہدین اپنی مرجعیت منوانے کے لیے مقامی علماء اپنی قادت منوانے کے لیے بلا دلیل شرعی روزہ داروں کا روزہ کھلوا رہے ہیں یہاں کے نام نہاد دانشور یہ کہ کر روزہ کھولتا ہے ال بالا دیگر دن عید مبارک عید ضمنی علماء مفتیان حشیش برابر دلیل نہیں رکھتا ہے روزہ سب کے ساتھ کھولیں اور منائیں یہ سب اس لیے ہوتا ہے نام نہاد دانشور وں دینی مسائل میں حصہ نہیں لیتا ہے امت امت اپنا نمبر دیکھا مسلمانوں

میں تفرقہ وانتشار پھیلانے کے لیے روزہ کھلواتے آئے ہیں رویئت ہلال کی جگہ حکم حاکم مجتہدین کے حکم سے روزہ کھولتے آئے ہیں مجھے یہ مذاہب ضد اسلام ہونے کا خدشات عرصے سے طاری تھا شیعہ اور نہ تھا مقصود عمر بن سعد کا حکم نامہ جیسا تھا جہاں انہون دائیں بھائی سواری پیادوں سب ملکر جس کو تیر نیزے پتھر جیسا تھا مقصد اسلام اور مسلمین کو نشانہ بنایا بعض نے بغیر کسی استشناءدلیل کے سعودیوں کی پیروی کر کے کھولا بعض نے بغیر پیروی ایران کی پیروی کی یہاں سے واضح ہوا افق بھی ان کی من گھڑت ہے۔ایسا کیوں ہوا ؟اس کا سرا کہاں سے ملتا ہے؟ حکومت وقت کی منطق واضح ہے کہ ان کو ملازمین کو چھٹیاں دینی ہوتی ہیں اس کے علاوہ سیاسی عزائم بھی ہوتے ہیں ۔مجتہدین کے لئے بھی یہ ایک موقع ہے کہ وہ بھی مرجع مسلمین ہیں روزہ ان کے حکم سے کھلتا ہے پھر انکے وکلائے اسفل فالاسفل کے ہاتھ میں استبدادی قبضہ میں ہیں دین اسلام میں نماز کے بعد دوسری عبادت میں حکمرانوں اور مجتہدین اور نوابعین کا حکم افطار استبدادی ہے۔

اسکا جواب کوئی مشکل نہیں ہے،اس کا سرا قرآن کی جگہ حدیث اور فقہ کی جاگزینی سے ہوا ہے دانشوران پڑھے لکھے روشن خیال اہم اسلامی مسائل میں

حصہ نہیں لیتے اندھی تقلید کسی مولوی کی ترویج کرنے کو اپنی دینداری کی سند دیتے ہیں، کسی ناپسند مولوی سے معاشرہ مخالف باتیں اگلوانے کو اپنی روشن خیالی کی سند دیتے ہیں اور خود واقعی اصلی مسلمان بننے سے ذمہ اٹھانے سے گریز کرتے ہیں اس وقت یہ اہم فریضہ دو بڑے ننگا پربت اور کے ٹو بنے ہوئے ہیں۔ایک روزہ کھولنا عید سے جوڑا ہے کہ روزہ کھولنے کے بعد لوگوں سے عید ملتے ہیں لہذا سب کے ساتھ روزہ کھولنا ہے۔دوسرا رویئت ہلال کے بارے میں مجتہدین نے مشکوک مدعین رویت کو صادقین و عادلین کا درجہ دیا ہے۔وہی سوال قرآں کی جگہ حدیث جاگزیں بنی ہے کئی جوانوں کو دولت دینے والا خود کو دین دار سمجھنے والا پچاس سال سے روزہ رکھنے والا اس سال ہم سے ٹیلیفون پر استفتاء کیا کہ ہم روزہ رکھیں یا نہیں ان سے اگر پوچھیں روزہ جس کے حکم سے رکھا تھا انکے حکم پر کھولیں دو ہم کلاس ہم عمر سکول میں پڑھتے ہیں ایک ڈاکٹر بنتا ہے اور ایک لکچرر بنتا ہے ایک دسویں فیل ہونے کی وجہ سے عمامہ عبا پہن لیتا ہے دینی مسائل ان سے پوچھتے ہیں امام حسین پر افترا ءتہمت چھوڑ ان سے سن کر روتے ہیں حرام خوری ان کی اجازت سے کرتے ہیں پھر کہتے ہیں علماء سے پوچھ کر کرتے ہیں اب لوگ چونکہ اپنے مذہب کی اساس

اور قرآں سنت و سیرت محمد سے نابلد والوں کی اندھی تقلید کرتے ہیں خود تکبر جو برا ہے اسکی بھی اقسام ہیں تکبر مال و دولت شکل وصورت خاندان کیلیے ان سب سے بڑا تکبر تکبر و غرور علم میں ہے میں نہ بہت بڑا ہوں اور نہ بہت چھوٹا ہوں کیونکہ جو بھی جتنا نابغہ ہوا سمیں جہالت علم زیادہ ہوتی ہے اگر کسی کو اپنے علم پر غرور آجائے کہ میں کیوں پوچھوں میں کیوں کتاب پڑھوں تو اسمیں گہری جہالت آجائے گی خاص کر اگر علم دین آجانے سے تکبر کریں موسیٰ اولوالعزم تھا اللہ نے انکو آزمائش میں ڈالا اللہ نے ان سے پوچھا علم دنیا میں آپ سے زیادہ کوئی عالم ہے تو کہنے لگا نہیں میں واحد ہوں تو کہا نہیں آپ سے زیادہ فلاں جگہ پر ہمارا ایک عبد ہے وہ آپ آپ سے زیادہ عالم ہے جاؤ کچھ دیر ان سے پڑھو فیل ہو کے واپس آئے۔ مشنری سکول کے پڑھے لکھوں کا دین شناسی انکو غرور و تکبر نخوت عارض ہوتا ہے فرسودہ ترین انسان

ملیں گے خرافات سے پر انسان ہونگے خود کو برا دانشور دکھائیں گے دین سے تنہا ناشناس نہیں ہونگے بلکہ دین شناسی سے تکبر و عناد برتنے والے ہونگے ہمارے کسی داماد نے ہم سے کہا کہ ہم کسی سے سٹرٹفکیٹ نہیں لیتے یہ کتنی غلط بات ہے انسان مسلمان کو دین کے بارے میں یا تو سٹرٹفکیٹ دینے والا ہونا

چاہیے یا لینے والا ہو یہ عناد از دین کیا ہے۔

درسگاہ

مشنری درسگاہوں سے علو مسیکھنے سند حاصل کرنے والوں سے اسلام شناسی اسلام داری اسلام مدافع اسلام نکلنا شمر وسنان وعمر سعد کے لشکر اہداف قیام امام حسین کی پاسداری کا امید رکھنا جیسا ہے جو نہی انکی تعداد بڑھتے گئے اصل اسلام دور ہی جاتے ہیں لیکن بعض تقیہ کرتے ہوئے ظاہراً پابند صوم وصلاۃ داڑھی نمائی کرتے ہیں اور عوام میں موجود رہے لیکن امام حسین پر افترا کردہ مصائب وآلام اور دروغ گوئی افسانہائے بیوہ واطفال منسوب پر رونا پیٹنا اور زور سے سینہ ماری کا مظاہر کرتے ہیں امثال ماسٹر فضل دستہ ماتمی جن کے اسلام قرآن محمد کے کلاف مسجد بنائی اور اسکے لیے یہاں دیندار دانشوروں گھر گھر موقات کا حکم نامہ لے گئے شمیم وغیرہ نے دین کا خوب مذاق اڑایا ماسٹر غلام مہدی انہیں پڑھے لکھے دین داروں میں شمار کرتے تھے انکا دین پہاڑ پانی پر قبضہ کرنا ڈاکٹر محمد علی کو کتب اسلامی پڑھنے سے نیند آتی ہے وہ ہمیں پیغام بھیجتے ہیں فلاں سے پوچھیں کہ ہم کونسی کتاب پڑھیں جناب محمد زمان کو روزہ افطار کرنے کے لیے ہم سے پوچھتے اگر وہ مرد بن کے روزہ

ہمارے کہنے پر لے گئے وہ وہ وہاں کیسے جیتے انکا جواب پیغام لانے والے کو نہیں دیا کیونکہ انکو دین کے خلاف تقیہ کرتے دیکھا شاید پیغام پہنچانے میں خیانت کر کے ابھی پیغام دیتا ہوں اگر مسلمان ہو تو قرآں بامعنی سمجھو اگر مسلمان ہو تو سیرت رسول اللہ کو پڑھو اگر مسلمان ہو تو امام حسین سے منسوب دین کش امامت کش کہانیوں کو رد کرو اگر اس پر اکتفا نہیں کرتے تو میری قرآن سے پوچھو اٹھو قرآن سے دفاع کرو قرآں میں مذکر موئنث قرآں میں شعرو شعراء پڑھیں اگر خود کو دانشور گردانتے ہو دیگر اسلام سے اجنبی بے خبر دانشوروں سے ملکر بلکہ اسلام سے خالص علم پڑھ کر عالم دین والوں سے ملکر ان کتابوں کا رد کریں۔

---

## غیر مرغوب علم

ہر اہل دانش اس تقسیم کو مانتے ہیں علم اپنی تاریخ میں ابتداء ہی سے دو قسم میں تقسیم رہا ہے علم دین اور علم دنیا کی غرض و غایت تعمیر ترقی دنیا سازی تمام مراتب عیش و نوش اسراف و اتراف تبذیر زندگی ہوتی ہے لہذا بہت زیادہ پڑھنے والے وزیر اعظم وزیر خزانہ سے کم پر راضی نہیں ہوتا ہے علم دین اس

انسان کے خمیر ہمیں ذات میں سمویا غیزہ بہمت حیوانیت شکایت بیعت درندگی
شقاوت قساوت کو کنٹرول تو ازن رکھنے ے لیے ہوتا ہے دونوں کا میدان الگ
ہے جب سے مشنری درسگاہوں والوں کا ملک کے مقدرات پر قبضہ ہوا
تو انہوں نے اس علم کو دفنانے پر تل گئے اور اس کو ضد ترقی و تمدن قرار دیا جس
طرح ااج مغرب خواتین کی عصمت حجاب پر پابندی عائد کی ہے۔
ا۔علم دنیوی کی ماں  جائے تولد تاریخ تولید جائے نشو نما عالمان کامیابیاں پر
موسوعات آئے ہیں جس نے کوئی عام انکشاف کیا اس نے حق زحمت چکایا علم
طبعی کے منکشف کون تھے علم ذرہ کے منکشف کون تھے علم طلب علم حساب
ریاضت کے منکشف کون تھے آخر میں مخترعین معلوم ہوا بلا منازع اسمیں علم
پسندیدہ و علم مذموم دونوں پائے جاتے ہے بعض علم ختم ہو چکے ہیں جیسے انساب
علم قیافہ شناسی وغیرہ اور کچھ علوم نام بدل کر ملتے ہیں جیسے عل سحر و جادو وغیرہ
جب دین اسلام اپنی محل نزول سے باہر دیار صلیب و مجوس پہنچا ان کے ظالم
جابر بادشاہوں کو ختم کر دیا عوام الناس رضا و رغبت سے اسلام میں داخل
ہوا لیکن اقتدار والے دل سے ایمان نہیں لایا منافق بن گئے انہوں نے اپنی
عربوں سے مکالمہ روزگار کے لیے عربی سیکھنا شروع کیا رفتہ رفتہ یہ علم مفاد

پرستوں کے ہاتھ آ گئے انہوں نے اس علم دین اسلام روکنے ے لیے استعمال کیا انہیں شعوبی کہتے ہیں ہمارے ہاں جن کو علماء کہتے ہیں وہ اس علم کو پڑھنے کے لیے آتے ہیں انہوں نے اسلام کی الف ب بھی نہیں پڑھی لہذا ان کے دلوں میں اسلام نہین ہوتا ہے۔

علم دین علم منسوب با افراد نہیں یہ علم منسوب با اللہ ہے علم دین اللہ کی طرف سے نازل احکامات ہدایات کا نام ہے اس علم میں ظاہری طور پر حیات دنیوی میں کوئی کردار نظر نہیں آتا ہے تو اسکی طرف رغبت کم ہوتی ہے رغبت دلانے والوں کو کم پسند کیا جاتا ہے چونکہ علم علم دنیوی والوں کے تصرفات کو محدود کرتے ہیں لہذا دنیوی والوں نے اس کو روکنے یا اپنے لیے سازگار بنانے کیلیے سر توڑ کوشش کی ہے اسمیں تحریف تغیر تبدیل و ترمیم آگے پیچھے کرنے کی کوشش کی ہے چنانچہ توریت انجیل زبور انجیل کے ساتھ ایسا کیا لیکن دین اسلام دین آخر ہونے کی وجہ سے اللہ نے اس کتاب کو تحریف سے بچانے کی ذمہ داری از خود لی ہے چنانچہ حجر ۹ فصلت ۴۳ میں آیا ہے لہذا علم دنیا والے جب مایوس ہو گئے کہ اس کتاب میں تبدیلی نہیں کر سکتے تو اسکو میدان عمل سے غائب کرنے کی جانشینی جا گزین بنانے کی کوشش کی انہوں نے قرآن سے بڑا دکھانے کیلیے

بڑا ذخائر کتاب بنایا اور سر توڑ کوشش کی اسکے جانشین مستقل کو تسلیم کروائیں
چونکہ قرآن اپنی جگہ بلا تحریف و تبدیلی زندہ و تابندہ موجود ہے اسلیے جانشینی
ہستی علم کو چہرہ مقبول نہیں بن سکے لہذا انہوں نے قرآن سے منسوب ایک علم
کی بنیاد رکھی اس علم کا نام علم تفسیر رکھا ہے یعنی قرآن فہمی کے نام سے قرآن کے
غلط معانی نہ سمجھنے والی کتاب متعارض کیا ہے وہ علم حدیث ہوگی لیکن منسوب تو
ان سے ہوگی اس کے لیے نسب بنانا پڑا اسکو کہاں انتساب دیا جائے لیکن اس
علم کے مخترع کون تھے کب اسکی بنیاد کہاں ک نے رکھی اس علم کے بارے میں
اہل تحقیق و جستجو میں پڑے انہوں نے انکی جتنی نسبتیں دی ہیں وہ مخدوش قرار
پائی ہیں انہوں نے اسے علم دین کے انساب بنانے کیلیے علم دنیا پڑھنے دنیا
بنانے والوں سے مدد لی مشنری درسگاہوں کے اساتذہ نے امداد کی اس کیلیے
قصہ کہانیاں بنائی ابھی تک اسکا چہرہ نہیں بنا سکے اس علم کے نام اور مصادر
ابتدائیہ کیلیے افراد مخدوش و مشکوک سے مدد لینا پڑا اپنے چہرہ نفاق کو چھپانے
کیلیے اسکی ساخت کے بعض کھلی خرابیوں کا اعتراف کرنا پڑا اس علم میں جتنی
تحقیق بڑھتا جائے گا اسکی ساخت میں سازش کشف ہو جائیگی مفسرین کے
چہرے کھل جائیں گے مفسرین کی اس کتاب سے اجنبیت و نامحرمیت واضح

ہوتی جائی گی

---

جناب محمد زمان کا سوال۔

۳۰ رمضان ۱۴۴۲ اق بحکم سرکار کو روزہ کھولنے کا اعلان پہلی دفعہ پاکستان میں نہیں ہوا بلکہ آپ ہم سب روزہ دار عرصے سے قرآن کو پیچھے چھوڑ کر مجتہدین اور ان کی حمایت یافتہ علماء دنیا میں جہاں کہیں چاند نظر آے گا اعلان کرتے ہیں کل کھولے گا حکومت اور مجتہدین مقامی علماء کے کہنے پر توڑنا ہے اس کا کوئی منطق بنتا ہے بطور مثال عرض کرتا ہوں چند سال پہلے لداخ میں کسی شیخ نے روزہ کھولنے کا حکم دیا تھا اس پر عمل کرتے ہوئے روزہ کھولا حکومتوں کے روزہ کھولنے یا توڑنے دلچسپی الحادیوں کے تابع ہے اسلام مسلمین خلل نقص عیب کے خواہان ہے روزہ رکھنا کھولنا دونوں اللہ کے حکم سے ہوتا ہے کسی فقہ مجتہد یا امام کو اختیار نہیں ہے اگر ہے تا اس کے دلائل پیش کریں سواہ اس کے سالہا سال سے ہو رہا ہے قرآن کریم کھولنا رکھنا چاند کی رویت سے جوڑا ہے چاند خود روزہ دار دیکھیں یا عادل ثابت کی روایت سے ثابت پر ہو سکتی ہے مومیات کے دیکھنے کے مدعیان سے نہیں ہوگا وہ لوگ عادل نہیں

ہے فاسد ہیں وہ قوم میں وحدت نہیں چاہیے اختلاف کے خواہاں ہے میں
مسلمانوں کی روزہ کھولنے کی ذمہ داری حکمرانوں اور مجتہدین کے حکم سے ہوتا
رہا ہے اگر کوئی مسلمان حقیقی واقعی تابع قرآن کریم ہو یہ سوال ہم جیسے قرآن
پڑھے بغیر فتوی دینے میں جلدی کرنے والے سے نہیں کرسکتے ہیں حضور
فرض کریں کیا رسول چاند دیکھے بغیر روزہ کھولنے کا حکم دے سکتا ہے تو حیران رہ
جائیں گے حکم حاکم یا مجتہدین روزہ کھولنے کا حکم دے سکتا ہے اسکا جواب کوئی
مشکل نہیں ہے قرآن کو پیچھے چھوڑ کر فتوی دیتا ہے وہی سوال قرآن کی جگہ
حدیث جاگزیں بنی ہے خود تکبر جو برا ہے اسکی بھی اقسام ہیں تکبر مال و دولت
شکل وصورت خاندان کیلیے ان سب سے برا تکبر تکبر و غرور علم میں ہے میں نہ
بہت بڑا ہوں اور نہ بہت چھوٹا ہوں کیونکہ جو بھی جتنا نابغہ ہوا سمیں جہالت
زیادہ ہوتی ہے اگر کسی کو اپنے علم پر غرور آجائے کہ میں کیوں پوچھوں میں کیوں
کتاب پڑھوں تو اسمیں گہری جہالت آجائے گی خاصکر اگر علم دین سے متعلق
غرور آ گا ہی موسیٰ اولوالعزم تھا انکو آزمائش میں ڈالا اللہ نے ان سے کسی نے
پوچھا اس وقت دنیا میں آپ سے زیادہ کوئی عالم ہے تو کہنے لگا نہیں میں واحد
ہوں تو کہا نہیں آپ سے زیادہ فلاں جگہ پر ہمارا ایک بندہ ہے وہ آپ سے

زیادہ عالم ہے جاؤ کچھ دیر ان سے پڑھو فیل ہو کے واپس آئے۔ مشنری سکول کے پڑھے لکھوں کا دین شناسی انکو غرور و تکبر نخوت عارض ہوتا ہے مطہری ہوسٹل والے فرسودہ ترین دین ے الرجک کڑواہٹ والے ملیں گے خرافات سے پر انسان ہونگے خود کو برا دانشور دکھائیں گے دین سے تنہا نا شناس نہیں ہونگے بلکہ دین شناسی سے تکبر و عناد برتنے والے ہونگے کسی دوست نے ہم سے کہا کہ ہم کسی سے سٹرفکیٹ نہیں لیتے یہ غلط فاحش دنیا ابھی تک اتنی تاریک داد ظلمت نہیں بنے نوکری بغیر سرٹیفیکیٹ نہین ملتے کسی بھی شعبہ کام کے لیے سرٹیفیکیٹ دینے والا ہوتا ہے ازدواجی مراسم کے لیے بھی اتنی سکروٹنی ہوتی ہے ناخن کاٹنے کے لیے علماء ے پوچھتے ہیں انسان مسلمان کو دین کے بارے میں یا تو سٹرفکیٹ دینے والا ہونا چاہیے یا لینے والا ہو یہ عناد از دین کیا ہے

ہمارے دوست چھوٹے معمولاتی کام علماء سے پوچھ کر کرتے ہیں جس طرح ہمارے راجگان کرتے ہیں منگنی کرنا گاڑی خریدنا سفر کرنا استخارہ سے کرتا ہے بڑے کام آیات قرآن کو پیچھے چھوڑ کر کرتے ہیں مسجد ضرار کے لیے عوام سے موقابات مانگا لاہور میں تھا وہاں راجہ صاحبان جیسا اور اعظم خان صاحبان

تشریف لائے تھے اعظم خان نے ناخن کاٹنا شروع کیے تو صبا صاحب نے کہا بیٹا اس کا بھی ادب ہے علماء سے پوچھ کر ناخن کاٹیں کہاں سے شروع کرنی ہے جناب زمان نے دس پندرہ سال پڑھنے کے بعد مسجد ضرار بنانے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ۳ سال سے مسجد کی تعمیر میں حصہ لیا پچاس سال تک آیت اللہ محمد طہ اور آیت اللہ ضامن کے فتوائ پر علاقہ کے مقدرات کے ساتھ دین و دیانت کو داؤ پر لگا کر اسلام مخالف مورچہ بنام مسجد ضرار کی بنیاد کے لیے چندہ لینا ثابت ہو گیا یہ علیہ سلام بنی ہے احترام کریں یا ان کی احترام اسلام کے توہین ہو گی سیکولروں کے لیے قرآن کے منہدم ساختہ مسجد کے یادگار میں صف مقدم کے غازی رہے عوام سے جرم کو چھپانے لکھتے وقت بلا شریعت جمع کیا فرزندان فاطمہ بی کے حق مادری پر قابضین کی حمایت میں رہا ہے آج سیکولر حکومت نے روزہ توڑنے کے کفارہ دیں علماء نے بلا جواز و سند حکم اللہ میں مداخلت کر کے روزہ کھولنے کا حکم دیا ہے۔

جناب زمان صاحب نے روزہ کھولنے کے بارے میں ہم سے اسلیے پوچھا ہو گا علماء کو الو بنانے کا ایک طریقہ یہ ہے غلط کام علماء سے پوچھ کے کریں کیونکہ علماء قرآن وسنت وسیرت نہیں پڑھتے ہیں انکو دین نہیں آتا وہ دینی مسائل

علاقہ کے کھڑ پینچوں کے چہرے سے پڑھ کر بیاں کرتے ہیں وہ سیاست

الحادی دین کے نام سے کرتے ہیں ملت متروک واجبات محرمات کا نام ہی

لینے کی جرات نہیں رکھتے وہ عوامی رسومات کو دین کا نام دیکر کرتے ہیں اللہ

رسول اہلبیت پر جھوٹ افتراء باندھتے ہیں زیادہ سے زیادہ ایران کا حوالہ

دیتے ہیں بعض دانشور نما بڑی خرابیوں اور برائیوں سے ناواقف ہیں اگر

فدائیان سے پوچھتے تو وہ صاف صاف بتاتے ہیں شرف الدین لوگوں کو

اپنے سے بھگاتے ہیں لوگ انکو الو بناتے ہیں وہ بنانے نہیں دیتے ہمارے

مرحوم بھائی نے مجھے الگ اس لیے کیا تھا کہ ہم کھڑ پینچوں کو بھگاتے ہیں

یہاں پڑھے لکھے اور جاہل انپڑھ عوام میں کوئی فرق نظر نہیں آیا ہے جب سے

بالغ ہوئے ہیں روزہ کھولنے از خود تحقیق کیا ہو کہ چاند کس نے دیکھا ہے یہاں

ایک سال لداخ میں چاند دیکھنے پر امامیہ نے روزہ کھولنے کا حکم دیا اس سے

پہلے جلال آباد سے چاند دیکھنے والوں دعوی دار بنا کر پی پی والوں نے ضیاء

الحق کے خلاف ہتھیار بنایا انکے حکم پر ضامن اور طہٰ نے حکم دیا سب کی برگشت

ایک ٹیلیفون یا فیس بک ہو گیا کیا حکم شریعت اس طرح سے ہے ان دونوں

سے پوچھیں آپ نے کس بنیاد پر روزہ کھولنے کا حکم دیا کیا روزہ کھولنے کا

اعلان کرنا بھی حکم شرعی ہے یہ کہاں سے نکالا ہے روزہ سب کے ساتھ رکھنے
سب کے ساتھ کھولنے کونسی ایت مین ہے میں ایک عرصہ تک سوچتے رہے کیا
جواب دوں اتفاق سے جب میں جواب دینے کے لیے مسودہ تیار کر رہے تھے
اچانک سورہ اسراء کی ایت ۱۲ اپر قیامت کے دن اس کے محضر میں حاضر ہوں
گے تو اس کتاب اعمال کو پڑھنے کی کے لیے کہیں گے یہاں ایسے مواقع ہے
جہاں جدال میلہ بہانہ نہیں چلتی ہے یہاں تقیہ تو ریہ ہیر پھیر نہیں چلتی ہے
انسان کے زبان پاؤں اس کی گواہی دیں گے۔

آپ دونوں پڑھے لکھے انسان ہے صاحب جائداد ہے ایک اچھے عہدے پر
ملازمت کرتے ہین کیا حکم قرآن کے تحت سالانہ اپنی مال زکوۃ دیتا ہے قرآن
میں اقامہ نماز کا حکم آیا ہے وہاں ایتاہ زکوۃ کا حکم آیا ہے آپ جانتے ہیں زکوۃ
کن چیزوں پر واجب ہوتی ہے کتنی واجب ہوتی ہے کس کو دینی ہے کس کو نہیں
دینی ہے اپنی کہاں خرچ کرنی ہے لیکن کہاں نہیں کرنی ہے۔

قرآن کریم میں قیامت کے دن بندوں کے نامہ اعمال کیسے دیتے ہوں گے
اس وقت اس شخص کا کیا حال ہوگا سب قرآن میں بیان ہوا ہے سورہ انشقاق،
حاقہ، واقعہ، سورہ اسراء کی آیات دیکھیں۔ امت مسلمہ اس وقت ایسے فرسودہ

بیہودہ بچگانہ زنانہ رسومات میں مبتلاء ہے ان میں سے چند بڑے تباہ کی

رسومات مراسم ازدواج مراسم فوتگی اعیاد ہے یہاں دو چیزیں ایک دوسرے

سے جڑی ہوئی ہیں ایک روزہ کھولنا دوسرا عید منانا روزہ بغیر یقین حاصل کے

کھولنا حرام ہے مراسم عید بھی ہر حوالے سے حرام خلاف شریعت اس کے بہت

سے منفی اثرات ہیں

حکومتوں کو رمضان ۳۰ یا ۲۹ بنانے مین دلچسپی کیوں ہوئی ہے اس کی چند

وجوہات بتاتے ہیں فال بد بتاتے ہین اگر عید جمعہ کو ہوئی تو اس دن دو جمعہ ادو

خطبہ ہوگا عید کا خطبہ اور جمعہ یکم شوال مناسب مسیبت یعنی ہر مصیبت دوسرے

سے جوڑنے میں انفکاک ناپذیر ہے رمضان ۳۰ دن کریں یا ۲۹ بنائیں

رویت ہلال سے تعلق عرصہ سے کٹے ہوئے اب یہ صوابدید حکومت اور مراجع

وقت کی مسابقت بنی ہے کون رنز بنائیں اس ایک رنز کا ذکر کرتے ہیں

ایران میں آقای گلپایئگانی کی مرجعیت عالمی ہونے کا ثبوت دینے کے لیے

مسلمانوں کے روزے کو کھلوایا عید کا اعلان کرنے مین حکومت اور مراجع وقت

میں مسابقت بنی کوئی رنز بنائیں رویت تشخیص مصلحت رمضان ۳۰ یا ۲۹ بنائے

رات کے گیارہ بجے فیصلہ کیا ۳۰ بنائیں جبکہ قم میں مرجع ساز ہیت نے

تہران کو فیصلے کو امیر جیسا استعمال کرنے کے لیے ایک گھنٹہ تاخیر کر کے ۲۹ کا اعلان مرجع رہبر جانے لگے اگر ایسا حکومت کی سرنگوں کا حال دیکھنے چھٹیوں کا مسئلہ اس کو کسی طرح ترتیب دیں حکومتوں کی مصلحت کے لیے دین استعمال کرتے ہیں اس میں ہوتا ہے اس میں مثلث میں اختلاف ان کے دوام آرام آسودگی بنتے۔ پاکستان میں ضیاء الحق کے دور میں ۳۰ یا ۲۹ بنائے ہیں مسابقت حکومت اور فقہ جعفریہ والوں میں مقابلہ ہوا

عید بدعت کے تحفہ گھروں کا فتنہ فساد کا شعلہ اس سال لاہو شیخوپورہ بچوں کیلیے عید کے کپڑے نہ خرید سکنے پر اپنی تین بچیاں اور ایک بیٹے کو نہر میں پھیک دیا روزنامہ دنیا صادر از کراچی ۲۲ رمضان المبارک ۱۴۴۲ھ کو فیصل آباد میں میاں بیوی کے درمیان ہوا کہ بچوں کے عید کے کپڑے لیکر آنے کے بارے میں جھگڑا ہوا باپ نے بچوں کو نئے کپڑے دلانے کے بہانے شیخوپورہ لیجا کر نہر میں پھینک دیا اور خود پولیس کے سامنے اعتراف کر لیا

مشنری درسگاہوں سے پڑھنے والوں سے اسلام شناسی اسلام داری کی امید رکھنا شیخ عمر سعد سے فضائل مناقب حسین سننے کی امید رکھنا جیسا ہے لیکن قرآن نے منافقین کو غیر مسلمان کہنے سے منع کیا لہذا۔۔۔کیا ہوتا ہے

-------------

اعیاد و مراسم زواج میں مبدعات خون آشام بنی عباس مجوسیان فارس والوں کے ان کو اقتدار پر پہنچانے کے صلے میں نوروز کے ساتھ مسلمانوں کے یہ دو دن مجوسیوں کے ساتھ منانے کا حکم دیا ہے لوگ دین بادشاہان پر ہوتے جس کے تحت گزشتان زمان کے بعد یہ دین کا حصہ بنے ہیں علماء مدعیان وارثین انبیاء ملاتے رہے ہیں۔

-----------------

۳۔ آپ محافل ماتم میں شرکت کرتے ہیں وہاں سارا مواد جھوٹ افتراء ہوتا ہے خاصکر بوا شاہ عباس غالی کے اشعار قرآن اور محمد دونوں کیلیے اہانت و جسارت سے بھرے ہوئے ہیں وہاں بیٹھنا حرام اور گناہ ہے آپکو قرآن یا بوا شاہ عباس میں سے ایک کو انتخاب کرنا ہوگا

۴۔ آپکے علاقہ والے فرقہ علبائیہ یعنی علی برتر از نبی سے تعلق رکھتے ہیں فرقہ علبائیہ جس میں علی کو محمد پر برتری یا برابری گردانتے ہیں

-----------------

**والذین جاھدو افینا لنھدینھم سبلنا**

میں یہاں نعوذ باللہ عبادت اور نوافل کی وجہ سے ایسے مقامات پر واصل نہیں ہوا ہوں جو عام لوگوں کی لیے میسر نہیں ہے آغا بہا الدین فرماتے تھے ہمارے پاس ایسی ذوات ہے جو نسانوں کے راز نہاں سے واقف و آگاہ خبر دیتے ہیں جسکی سند وہ اس حدیث قدسی سے استناد کرتے ما زال العبد یقربی با النوافل اس بارے میں کتاب ساب القصائد میں بیان کریں گے نہ لوگوں کے راز و نہاں جانتا ہوا اسلام میرا دین ہے دفاع از اسلام میری بندگی ہے یہاں ایسے تجرباتی باتوں کو تحریر میں لاتا ہوں جسکا لانا میرا فرض اسلامی ہے کہیں میرے بعد میں ایک مثال و نمونہ نہ بن جاؤں معاشرے میں رائج خرافات جنکی فروغ واشاعت کیلیے عبا پوشوں نے اس سے شعائر مذاہب قرار دیا ہے جیسا کہ شرف الدین کے ساتھ ہوا ملک بھر حتی اپنے علاقے کے غلاتی نصیری حتی ان کے خاندان والوں کے نزدیک مطعون ہوا غلات اور ان کے نمک خوروں کے نزدیک مطعون ہونے سے ہم گمراہ ہونے کی دلیل نہیں بنتے نوح کے بیٹے لوط کی بیوی لوط سے الگ ہوا اس کی نبوت رسالت حرمت دین ضائع نہیں ہوگا یہ لوگ بھی غالیوں کے ساتھ جہنم جایں گے دین میں شامل خرافات کے خلاف بولنے والوں کا حشر ایسا ہوتا ہے ملک بھر میں مطعون قرار پاتے ہیں اپنے بچے

بیٹے بیٹیاں داماد نے اعلان کراہت کیا تھا ممکن ہے میرے بعد کچھ تحریر بھی لائیں کیونکہ یہ لوگ حیات میں کچھ نہ کر سکنے کی صورت میں میری موت کے انتظار میں ہیں اسلام کیلیے برداشت کرنے برداشت مصائب وآلائم کی بات کرتا ہوں اسلام پر عائد مصیبت کو آسان سمجھتا ہوں عزیز واقارب سے محبت لگاؤ بے سود سمجھتا ہوں کفایت قناعت کو اپنے جہاد کا اسلحہ سمجھتا ہوں تلاوت قرآن کے دوران ایسی آیات سے گزرا کہ اللہ نے دین پر استقامت دکھانے والوں کی مدد فرماتے ہیں اس نے اس وعدہ کو میرے لیے وفا کیا ہے ۔

ــــــــــــــــــــــــــــــــــ

کیا علماء اعلام کا احترام واجب ہے

سادہ سوال کا سادہ جواب واجب ہے لیکن سادہ جواب جان چھڑانے سائل کو ساکت کرنے کی حد تک ہوتی ہے جواب علمی شرعی دینی نہیں ہوتی ہے فتوی دینا آان ہے لیکن دلیل دینا آسمان پر گرنا جیسا ہوتا ہے ایک ایرانی حاجی نے حج سے واپی پر طواف سات دفعہ کیا اقای خوئی سے فتوی پوچھا میں کوئی شخص نے حج مین سات دفعہ کیا ہو یا زیادہ کم کیا ہو شک ہو گیا کیا کرنا چاہیے آغا نے فرمایا احتیاطا آئندہ سال اعادہ کرنا چاہیے تو ابا ربزرگ بیٹھے

ہوئے تھے اس نے ان سے سوال کیا کیا آپ کو یہ جواب دینے پر کوئی زحمت
ہوئی دین اسلام کے مصدر قرآن ہے قرآن میں محترم موجودات کی چند اقسام
ہوتی یں جہاں احترام بھی مختلف ہوتا ہے

۱۔ کل مخلوقات اللہ محترم ہے۔

۲۔ بالخصوص انسان محترم ہے۔

۳۔ انسان مسلمان محترم ہے۔

۴۔ انسان پابند دین و شریعت محترم ہے۔

۵۔ دین اسلام کے ابلاغ کرنے والے محترم ہیں اس کے جان مال ناموس
محترم ہے اس کا جو چہرہ لوگوں میں ہے بلا جواز ہدر نہ کریں لیکن جو شخص اللہ
کے دین کو اپنے مقاصد کے لیے استعمال کرتا ہے لوگوں کو ہدایت کے نام
سے گمراہ کرتے ہیں وہ محترم نہیں۔

اسکے باطن میں بہت سوالات کے جنین ہوتے ہیں ممکن ہے کہ جواب میں کسی
حدیث غیر شریف تکریم تعظیم علماء دین آیا ہو سیرت علماء بھی یہی رہا ہے لیکن
اس جواب پر کئی اور سوالات اٹھتے ہیں ان احادیث کی اسناد متون پر تحقیق ہونی
ہے یا ترسیل مرسلات یا حوالہ دینا کافی ہے تعظیم تکریم علماء میں صرف اپنے

فرقے کے علماء آنے تک محدود ہے یا دوسرے فرقوں کے علماء کا بھی احترام کر نا چاہیے اگر دوسرے فرقے کے علماء بھی محترم ہیں علامہ حلی اورابن تیمیہ کے درمیان خطوط جواب بدتر غلیظ ترین جواب نظر آتے ہیں دنیا مسیحی علماء کلیسا کو تمام تصرفات اجتماعی سے محروم رکھا ہے ایک سوال علماء کے احترام کا سبب کیا ہے خود علم موجب احترام ہے یا ایمان خدمتگزار دین موجب ہے وہ کونسے علوم ہیں جن میں نبوغت باعث تکریم وتعظیم بنتے ہیں انہوں نے قرآن کو کنارے پر لگا کر اسکی جگہ احادیث جا گزین کیا ہے وہ کونسا علم ہے وہ علم تو نہیں جس میں رسول اللہ کو پیچھے کر کے اصحاب واہلبیت کو آگے لائے ہیں اور ان کو اللہ کا شریک بنایا ہے

**میں علماء کا احترام نہیں کرتا ہوں**

کیونکہ میرے دین میں علماء کے احترام کا حکم نہیں ہے کیونکہ علم ایک وسیلہ ہے وسیلہ مقصد حاصل ہونے تک اسکی افادیت ہے وسیلہ کا احترام ایک حوالے سے شرک ہے تاریخ علماء ادیان علماء کے احترام کا کوئی مثال نمونہ نص نہیں ملتا ہے دنیا مسیحی نے علماء کلیساء نے بہت استبداد کیا ابھی بھی مقتدر علماء بہت متکبر مغرور ہوتے ہیں انہیں اجتماعیات وسیاسیات سے بے دخل کیا

ہے عالم اسلام میں شیعہ علماء اہلسنت علماء کا نام اہانت سے لیتے ہیں اسی طرح علماء اہلسنت شیعہ علماء کا نام اہانت وتذلیل سے لیتے ہیں چنانچہ علامہ اور ابن تیمیہ ایک دوسرے کا نام اسی طرح سے لیتا تھا کلب احمق گدھے وغیرہ کہ کر نام لیتے تھے عراق میں مہدی خالصی ،عبدالکریم زنجانی ،محمد حسین کا شف الغطاء شیخ علی کا شف الغطاء نے انتہائی ذلت آمیز زندگی گزاری اسی ایران میں دور حکومت علماء میں کتنے علماء نے ذلت وخواری کی زندگی گزاری ان میں فضل اللہ برقعی ،محمد حسین طباطبائی ،صادق تہرانی، قمی اور منتظری نے کیسی ذلت کی زندگی گزاری علما ء بلتستان کے عمائدین جعفری نجفی صلاح الدین نے مذہب کی بلاسند خرافات کی نشاندہی کرنے پر علی شرف الدین کو کس حد تک تذلیل تحقیر کیا جہاں دین کے بجائے علماء کا احترام ہوتا ہے دین غیر محفوظ ہوتا ہے تو ہم نے انکے علماء کے نشان بھی پھینک دیے

قرآن کی جگہ سنت جاگزین اور پھر اشعار غلاۃ کو دین کی اسناد بنایا

---

فوز عظیم توفیق من رب کریم

حمد محمود و شکر منعم سے پہلے سب سے بڑی نعمت کا ادراک تشخیص ضروری

اور نا گزیری ہے اسکی ہر نعمت استحقاق شکر رکھتا ہے لیکن اولیت کسی نعمت کو حاصل ہے وہ مادیت میں متستغرق انسان غیر مادی نعمتوں کا ادراک نہیں کر سکتے ہیں اگر خود۔۔۔۔نشان دہی نہ کریں اسکی نشاندہی ہے وہ کتاب لاریب فیہ غیر ذی عوج کتاب ہے جیسے صاحب قرآن نے غیر ذی عوج کہا ہے یہ کتاب مکنون لوح محفوظ سے رب کریم نے ملک کریم کے توسط سے نبی کریم پر لیلۃ کریمہ مبارکہ نازل کیا تھا اس نے کبھی کتاب میں اور کبھی قرآن کریم کے نام سے یاد فرمایا ہے

---

ڈاکٹر صاحب سب سے پہلے جس کتاب کو سائل چاہیے طفل مکتب سے ہو یا عالم متجر ہو دلیل وحقیر ہو یا عزیز ومقتدر ہو مسائل مستفہم ہو یا مشقت متکبر ہو سوال چاہیے تا فہمات ہو یا مشکلات ہو عویضات بادشاہ ہے اس سے یہ نہیں کہ سکتا ہے ایسا سوال کیوں کیا ہے یہ تو کوئی سوال نہیں چاہے ماتحت زمین ہو یا عرش بریں سے ہو وہ باطل ہے اس کو یہ بھی پتہ نہیں یہ سوال کرنا ہے یا نہیں کرنا ہے سوال جاہل کا حق ہے انسان جتنا ہی علامہ دہر کیوں نہ ہو اس کے سوالات اس کے معلومات سے کہیں نہ کہیں زیادہ ہوتی ہیں چنانچہ ہدہد نے سلیمان سے

کہا میں وہ خبر لایا ہوں جو آپ نہیں جانتے مسئول چاہے امیر المومنین علی ابن ابی طالب ہی کیوں نہ ہو نہیں کہہ سکتا ہے جو جو پوچھنا چاہتے ہو پوچھو زمین یا آسمان سے کیوں کیسے اتنے علم کہاں سے آئے حضرت محمد بھی نہیں رکھتے تھے۔

جناب ڈاکٹر صاحب قرآن کریم سوال کرنے کا بھی احکام آیا ہے بعض ایسے سوالات کرنے سے منع کیا ہے سورہ مائدہ آیت ۱۰۱ میں آیا ہے اے ایمان والوں ایسے سوالات مت کرو اگر اس کا جواب صحیح دیں گے تو تمہیں برا لگے گا چنانچہ بنی اسرائیل ایسا کرتے تھے ایک شخص نے نبی کریم سے اپنے باپ کے بارے میں پوچھا میرے باپ کون ہیں نبی کریم نے فورا جواب دیا ان کی ماں نے سرزنش کی ملامت کی بد بخت اگر تمہار باپ کی جگہ کوئی اور نام بتاؤ اور بتایا تو تم کہاں ہوتے تم ایسا سوال کیوں کیا۔

واعجب من ہذا سوال ڈاکٹر سوال محمد زمان تھے آپ نے ۳۰ شوال ۱۴۴۲ھ کو ظہر سے پہلے توسط جناب علامہ مہدی سوال کیے تھے باقی لوگوں نے روزہ کھولا ہے ہم نہیں کھولا ہے ہم دین میں جاہل نادان فاسد جوانوں جن کھڑ پینچوں سیاستمداروں کے ساتھ رہا ہے ۱۴ سوال پڑھائی اتنے سال تدریس کرنے والے پروفیسر نے کبھی یہ نہیں پوچھا عید کیا ہوتی ہے عید کا اسلام میں کیا مقام و

منزلت ہے افق کیا ہوتے ہیں اس عید سے مسلمانوں کی انفرادی زندگی اجتماعی
زندگی اقتصادی زندگی میں کیا مثبت اثرات پڑتے ہیں سوال نہیں کیے اور
آئندہ بھی ایسے سوال آنے کی توقع نہیں ہے کسی بھی عالم دین کو یہ ایسا کوئی
خطرہ لاحق نہیں یہاں کے پڑھے لکھے ایسے مشکل سوالات کریں گے اس وجہ
سے علاقہ میں وہی تصور کرتے جاتے ہیں بغداد میں کسی نے دعوی نبوت کی
قصر سلطان میں حاضر کیا کیا تو نے دعوی نبوت کیا ہے کہا ہاں جی میں نے کیا
کتنی لوگوں نے تمہاری نبوت کو تسلیم کیا ہے کہا بہت سے لوگوں نے تسلیم کیا ہے
اگر سلطان حکم کریں حاضر کریں گے حکم دیا دوسرے دن ایک بڑا لشکر لے کر
حاضر ہو گئے ممبر پر چڑھ کے گئے دائیں طرف دیکھ کر گائے کی آواز نکالی
دوسری طرف دیکھ کر بکری کی آواز نکالی کہیں یہ میری امت ہے یہاں کی
دشواریاں ایسی سینوں کی امت ہے اپنے مقامی علماء کے احکام کو مسترد کر کے
مجھے سے پوچھا کر روزہ کھولنے سے کیا ملتے نہ کھولنے سے مجھے کیا ملتے۔

جناب محترم دانشور گرامی آپ نے سوال بھیجا تھا کہ ہم کونسی کتابیں پڑھیں
جناب محترم ڈاکٹر صاحب آپ مجھے پہلے یہ بتائیں موضع چھورکا میں کتنے
مغرور دانشور ہیں جن کو اپنے دین کی الف ب تک نہیں آتے ہیں کیونکہ دین

ان کی نصاب ہی نہیں تھے اس کے باوجود فضل ماسٹر غلام حسن نے دین میں مداخلت کر کے دین کو تہ و بالا کیا حاجی حیدر اتنی دولت ہوتے ہوئے مسجد ضرار بنائی ہے آپ لوگوں سے سنا ہے علماء سے پوچھ کر کرتے ہیں ان کے علماء کو بھی نہیں آتے ہیں کیونکہ ان کے نصاب بھی شامل نہیں لہذا دین جاہلیت کو چھپانے کے لیے سماجیات سیاسیات میں زیادہ بات کرتے خرافات کی زیادہ ترویج کرتے ہیں۔

آپ نے پوچھا تھا کونسی نئی کتابیں اپڑھنے کے کہتے ہیں اللہ کو حاضر وناظر رکھ کر جواب دینا ہے اگر خود کو مسلمان سمجھتے ہو قرآن کریم کو باترجمہ پڑھیں اور خیال رکھیں مترجم نے کہاں ڈندی ماری ہے۔

------------------

جناب محترم ڈاکٹر صاحب آپ نے سوال کس نیت سے کیئے تھے وہ آپ اور آپ پر موکل رقیب عتید ملک جانتے ہیں جو آپ سمیت ہم سن کی حرکات سکنات، دل کے خلجان، ثبت کرنے کیلیئے ملائکہ اوران سے اوپر خالق انسان عالم سر واخفی جانتے ہیں ہمیں اس کا پتہ نہیں، ہم اس کو حقیقت اولیہ کی طرف برگشت کرتے ہیں۔آپ نے خالص اپنے لئے مفید کتابوں کے

بارے میں پوچھا ہے اگر ایسا ہے احادیث میں آیا ہے کہ مسلمان بھائی اپنے مسلمان بھائی کو غش دھوکہ نہیں دیتے، گر چہ وہ خود غش کرتا ہو مجھے تو آپ کو صحیح جواب دینا ہے جس سے آپ کی عافیت آخرت میں باعث نجات بنے۔ آپ یقین کریں مذہب شیعہ اور سنی دونوں تیسری چوتھی صدی کو اسلام کے خلاف بنے مذاہب ہیں اس لئے یہاں کے لوگ ہر آئے دن دین سے دور جاہل البشر جیسا باتیں کرتے ہیں اس علاقے میں جناب ماسٹر غلام مدی کو دیندار دانشور سمجھتے تھے اآپ نے شکوراوالون کی جناب داری اپنا جاہلانا تعصب کا مظاہرہ کیا بیٹے یوسف لبیک یا حسین کہتے ہوئے کل آپ مسلمانوں کو دھمکانے گئے تھے ہم کس دانشور پر بھروسہ کریں فعل محرمات کا ارتکاب کرتے جاتے ہیں ۔آپ کے۔۔۔ میں بے دین کھلے بے دینی والے بہت ہیں لیکن آپ جو دین چہرہ دکھاتے گمراہ ہے اپنی آخرت کو درست کرنے کی کتابیں پڑھیں ورنہ ابدآباد جہنم کا ایندھن بنیں گے۔

عبداللہ بن عبدالرحمٰن اصجی المسھی بصری جامع الروایہ ج ۱ ص ۴۹۴ غالی صاحب کتاب مزارات یدل علی خبث عظیم و مذاھب مشھا فت وکان من کذاب البصرہ صاحب کتاب ناسخ ومنسوخ دارم بن جھیمہ جامع روایہ

ج ا ص ۱۰۳ لا یونس لحدیث بہ ولا یوثق بہ

----

میں آپکو یہ مشورہ دیتا ہوں میری آگاہی کے مطابق آپ بشمول چھور کاہ شگر سکردو روشن خیال والوں کو از روئے آیات قرآن اثبات وجود باری تعالیٰ اور اسکی واحدانیت دوسرا ضرورت بعثت انبیاء اور حضرت محمدؐ کی نبوت عالمی خاتمی ہونے کے بارے میں کچھ نہیں آتا ہے اس بارے میں کتابیں پڑھیں۔

۴ کا بقیہ

یکے از فضائل امیر المومنین علی ابن ابی طالب سے محبت ہے۔ انسان کے تمام اعمال کی قبولیت محبت علی پر متوقف ہے۔ اسکی سند کیا ہے؟ ہم علی کیوں محبت کریں، اس سے ہمیں کیا ملے گا یا ہماری محبت سے علی کو کیا ملے گا۔ محبت دو طرفہ ہوتی ہے جو محرک موجب ہوتی ہے۔

--------------

## ذاتی سوالات

آپ کے اولاد داماد برادر زادگان رشتہدار ان سادات چھور کاشگر
آپ کو پسند نہیں کرتے کیا وجہ ہے

وجہ معلوم ہے سادات خود کو حضرت عباس حضرت علی حضرت محمد سے
افضل واشرف سمجھتے تھے کیونکہ حضرت زہراء ذریت نہیں ہے لہذا انہوں
نے زکوۃ کی جگہ خمس لاگو کیے اگر ان سے سوال کریں آپ مسلمان تھے یا
سادات تو کہیں گے ہم مسلمان نہیں ہم سادات ہیں قرآن کریم سورہ حجرات ۱۳
مومنون ۱۰۱ میں خاندانی افتخار کو لغو کہا نبی کریم نے حجۃ الوداع کے موقع پر
عرفات میں لوگوں سے خطاب مین فرمایا خاندانی افتخار کو ہم یہاں دفنا کے
جاتے ہیں پھر زندہ نہیں ہوگا دشمن قرآن دشمن محمد دشمن اسلام نے اکو دوبارہ
اجراء کیا ہے زمانے سے قرآن اور محمد سے ناراض رہے ہیں کیونکہ قرآن اور
محمد افتخار اعزاز قبائل عشائر کو دفن کیا تھا، قرآن اور محمد دونوں کو پسند نہیں کرتے
ہیں چنانچہ ہم نے اپنی ایک کتاب میں لکھا ہے تم لوگ سادات ضرور ہونگے
لیکن مسلمان نہیں ہوں گے یہی وجہ سادات زیادہ تر بے دین ہوتا ہے سادات

کا احیاء کرنے والے دشمن اسلام اسماعیل صفوی ہے

--------------------

سوالات مرموزہ جوابات مفتوحۃ

سوال جاھل کا حق ہے سوال جب تک عن جھل ہو تو اس سے یہ سوال نہیں ہوگا، سوال کیوں کیا کرتے ہو شخص مسئول اگر صاحب علم و بصیرت اھل فکر و دانش خرد ہے تو اس کو فورا پتہ چلے گا سائل نے ایسا سوال کیوں اور کس لئے کیا ہے۔

سوال کبھی جاھل کرتا ہے کہ وہ جاننے کے لئے کرتا ہے لیکن وہ یہ نہیں جانتا کہ یہ اس کے مفاد فائدے میں نہیں اس وقت شخص عالم اس کے سوال کا جواب نہیں دیتے لیکن اس موقع سے فائدہ لیتے ہوئے اس کے فائدہ کا جواب دیتا ہے جیس کہ عامۃ الناس جاھل انسان نبی کریم سے چاند کے بارے میں سوال کیا کہ یہ چاند کیا ہے، یہ بہت باریک ہوتا ہے پھر بڑھتا ہے اور پھر دوبارہ چھوٹا ہوتا ہے اور پھر غائب ہو جاتا ہے ایسا کیوں ہوتا ہے۔اس کا جواب علم فلک پڑھنے جاننے والے، چاند اور سورج کے درمیان فاصلہ کتنا ہے۔۔۔اس وقت وہ لوگ اسے نہیں سمجھتے تھے تو اللہ نے انھین یہ نہیں فرمایا

کہ یہ تمہاری سمجھ میں آنے والی بات نہیں ہے، تمہارے فائدے کی بات نہیں
ہے بلکہ فوراً اسکے جواب میں فرمایا یسئلونک ۔۔۔آیت قرآن میں چاند کے
طلوع پر احکام شرعیہ مرتب ہے لیکن فی زمانہ عوام الناس دانشوران علماء
بزرگ مسیحی تاریخ لکھتے ہیں پھر خود وارث انبیاء ذریہ رول اللہ گردانتے
ہیں اس طرح زمان نبی اور۔۔۔۔۔مسیحوں تھے کہ مسلمانون سے پوچھیں
یہاں علم کلام شروع ہوا۔

-------------

۱۰

اس طرح سوالات علاقوں میں کم پڑھے لکھے کھڑپینچ نادان دانشواران
باہر سے بنی باتیں اپنے کو سمجھدار بتانے کے لئے کرتے ہیں۔ کچھ لوگ
مولویوں کی توھین تذلیل تحقیر کے لئے کرتے ہیں جیسا کہ ہمارے ایک استاد
نے ان سے کئے گئے سوالات کا ذکر کیا۔۔۔۔اللہ سبحانہ نے پہلے مرغی پیدا
کی یا انڈا، انھوں نے اس شخص کے بارے میں تحقیق کی تو معلوم ہوا وہ اصل
میں یہودی تھا۔ دنیا یہود و نصاری چونکہ اسلام سے پہلے نازل ہوئے تھے یہود
دنیا کی دیگر اقوام وملل سے زیادہ معلومات رکھتے تھے چنانچہ مشرکین کے طلب

پر یہودیوں نے مشرکین کو کچھ ایسے سوالات دے تھے کہ حضرت محمد سے یہ
سوالات کریں تا کہ انھیں مقصد سے دور کریں رد کرنے کیلئے کئے تھے چانچہ
حضرت محمد از خود کسی بھی سوالات کے جوابات نہیں دے سکتے تھے اس لئے
انھیں کہا ان کے جوابات کل یا پرسوں دیں گے تو اللہ نے وحی نازل نہیں کی۔

-----

بعض سوالات لوگوں کو انجھنوں میں پھنسا کے رکھنے کیلئے کئے جاتے
ہیں۔بعض سوالات کرنے سے روکنے کا ما۔۔۔۔ہوا ہے کیونکہ سوالات سے
پردہ ہٹ جاتے ہیں سوالات کرنے سے روکتے ہیں ان کی سند سے کوئی دین
سوال نہیں نکلتے تا کہ اندر کو جھانک کر دین کے بارے میں غلاضتوں کی بدبو نہ
نکل جائے۔

جناب ڈاکٹر صاحب آج آپ نے ہم سے طنزیہ انداز میں کہ سوال کیا
ہم کونسی کتابیں پڑھیں آپ نے چندین بار سکول کالج میں انتخابات کے موقع
پر وہ کتابیں پڑھی ہونگی جو امتحانات والی سوالات کا جواب ہیں کہ آئندہ آپ
سے سوال سے مدد لیتے ہیں جواب تیار کرتے ہیں۔آپ کو مشورہ دیتا ہوں

قیامت کے دن آپ سے کچھ سوالات ہونگے ان سوالات کا جواب جن کتابوں میں ہے وہ کتابیں پڑھیں۔

مائدہ ۱۰۹ میں آیا ہے قیامت کے دن انبیاء اور امتوں سے سوال ہوا، آپ کی دعوت کو دنیا میں کیسی پذیرائی ملی، کس طرح قبولیت ہوئی حضرت عیسی سوال ہوگا کیا آپ نے لوگوں سے کہا تھا میری اور میری ماں کی پرستش کی۔ اجابت رفع حوائج صرف اللہ کرتا ہے وہ اسکی مرضی ہے وہ آپ کی طلب پرنہیں ہے، علی فاطمہ حسن وحسین باب الحوائج کوئی احتیاج رفع کرنے والے نہیں ہیں۔ کئی حضرت محمد کے مقابل اولیاء کو لاتے ہیں۔ قبر میں۔۔۔ سوال جواب قیامت۔۔۔۔ قرآن مین کلی طور متروک جن کو اللہ۔۔۔

---------------

۱۷ کی پشت

خمس کراچی، کراچی کی آبادی ساکنیت صنعت وتجارت سرمایہ دراں کے حوالے سے دیگر شہروں سے بہت جہات سے امتیازات رکھتا ہے۔ خاص خوجہ جماعت جو کاروبار والے ہیں یہ پہلے ان کے اثر تھے اس حوالے سے یہاں مرکز جمع خمس بلتستان اسلام لاھور کی بنسبت زیادہ رہا ہے۔

یوسف ۔۔خود خوجہ جماعت کاروبار والوں سے تعلق رکھتے ہیں، سب سے پہلے یہ اعزاز اقای خوئی کی طرف سے انھیں ملا، انھوں نے ایک ادارہ بنام تعلیمات اسلامی کے نام سے کھولا، لاحق وانصاب عربی فارسی شیع کتب سے منتخب کتابیں چھپائی اور مختلف جگہوں پر دینیات مراکز کھولے۔سارے خمس اپنے بچوں کے مستقبل بنایا، دو بچے الٹا۔۔۔ممبر۔۔یہ خمس کا مصرف تھا۔

۲۔ دوسرا مرکز خوجہ جماعت تھا انھوں نے اقای گلپ گانی کے صاحب زادے سے ۳۵ ملین روپے جمع خمس کا سرٹفکیٹ خریدا۔

۳۔ تیسری شخصیت اقای بہاء الدین کی ہے ان کے پاس اصلی خمس سے زیادہ رشوت تجاتی ویزے وغیرہ کا خمس جمع ہوتا تھا۔ان کے دور میں جعلی مزارات، انگلش میدیم سکول زیادہ کھولے گئے۔

--------------

۱۸

جناب محمد زمان ومحمد علی صاحب

جن پڑھے لکھے والوں میں سے آپ چند سے اشارہ پاسداری دین کی امید لگائے ہوئے تھے، اتنا نہیں سوچا تھا کہ یہ دین کو اتنا ادھورا چھوڑیں گے۔

ڈاکٹر صاحب کے بھتیجے کے سیکولرزم، دین سے الرجک رکھنے کا تصور بھی نہیں رکھتے تھے۔ چندیں بار میرے پاس آئے کہ چھورکا ہ والے یہ کہتے ہیں جلوس سب خود نے شروع کیئے ہیں، آج ہم سے کہتے ہیں چھوڑ و ہم کہتے چھوڑیں یہ انتہائی گھٹیا غیر معمولی بات ہے کیونکہ اگر اس وقت میری کہنے پر رکھتے تو آج میرے کہنے پر رکھنا چاہیے تھا کیونکہ میری اس وقت کی معلومات کی بنسبت آج بہت کچھ حقائق میرے لئے روشن ہوتے۔ بہت سے مراسم جن کی بنیاد ہم نے رکھی تھی وہ تنہا کھوکھلی نہیں تھی بلکہ ضد دین تھیں بطور مثال علی آباد میں میلاد امام مھدی اور رات کو جلوس عزاء حضرت فاطمہ زہرا اگر چہ میلاد امام مھدی میرے آنے سے پہلے تھا شاید لیکن میں نے اس کو بہت شان اور شوکت اہتمام کے ساتھ منایا لیکن ابھی ثابت ہے یہ کھلا جھوٹ اور ضد دین تھا۔ وضاحت پر توجہ کا طالب امیدوار ہوں اگر میری دوسری باتوں پر نہ کریں، ان سطور پر ضرورت عنایت کریں حقائق سامنے رکھتا ہوں پنڈورا بکس کھلتا ہے، اگر کوئی مجھے کہے کہ میں بچپن مین مٹی کھاتا تھا تو مجھے شرمندگی نہیں ہوگی کیونکہ سب نے۔۔

سوال کا جواب

سوال جاھل کا حق ہوتا ہے اگر وہ وقعا جاھل ہے جاننا چاہتا ہے لیکن جواب دھندہ گلے مین پھندا حلق میں ھڈی ہوتا ہے اور اسکا جواب نہ آتا ہو یا جواب آتا ہو لیکن دنیا مصلحت کے خلاف بلکہ باعث۔۔۔ہوتا ہے۔سوال عام طور پر عنادی حال اندر کی باتیں اگلوانے پھنسانے کیلیئ ہوتا ہے۔جواب بھی سائل کو مشکوک شبہات میں بتلا کرتے ہین جیسا کہ مشنری سکول علم کے نام سے اسلام مزاحمتی کرنے سکولوں سے واپسہ پر ماں کے لئے مسکراہٹ اور باپ کے لئے لات لاتے ہیں۔

سوال کا جواب

جناب محترم ڈاکٹر صاحب قرآن کریم سوال کرنے کا بھی احکام بتاتا ہے بعض ایسے سوالات کرنے سے منع کیا ہے سورہ مائدہ ۱۰۱ اے آیمان والوں ایسے سوالات مت کرو کہ اس کا صحیح جواب دے گے تو تمہیں بر لگے گا۔چنانچہ بنی اسرائیل ایسے سوال کرتے تھے۔ایک شخص نے نبی کریم سے اپنے باپ کے بارے میں پوچھا میرا باپ کون ہے نبی کریم نے فورا جواب دیا ان کی ماں نے ،تم ایسے سوال نہ کرو اگر کوئی۔۔۔۔

جناب محمد علی صاحب اور محمد زمان بالخصوص جناب قاسم اور حسن صاحب مجھ

سے سوال یہ کریں آپ مجھ سے سوال کریں آپ میں اچانک یہ انقلاب کیوں
آیا ہے جواب انقلاب اچانک نہیں دیر زمان سے تفاعل تاثر تزاحم کے مراحل
مراتب گزرنے کے بعد آتے ہیں مارکسیوں نے اس کے لیے لمبی تمہیدات
بتائی ہے وہ طوالت کھینچے گی لقمان حکیم سے منسوب ہے ہر وہ شخص جس کا آج
کل سے بدتر ہو تو وہ شخص ملعون مردود ہوگا اگر کل سے برابر ہو تو وہ مقبوں
خسارے والے ہوں گے اگر بہتر ہو وہ انسان ہوگا چیونٹی لعل بیگ سے لے کر
ہاتھی بادشاہ حیوانات ملیون ملیون بلیون سال گزرنے کے بعد ان کی افکار
نظریات حرکات میں بہتری برتری نامی کوئی چیز نہیں آئی ترقی مخصوص انسان
ہے گندم کا دانہ بڑا ہوا ہوں وہ بیج سے آگے نہیں نکلے گا انسان کے پاس اصلی فکر
بنیادی ترقی پذیر فکر ہوتا وہ ہر دن ترقی چاہتا ہے انان اپنے لیے درپیش
مسائلمصائب کے اباب علل تلاش کرتے ہیں نیز اپنی قوم ملت ملک کو لاحق
مسائل کے اسباب وعلل کی تلاش وجستجو میں رہتا ہے میں بلتستان سے تعلق رکھتا
تھا اس لیے پیدائش شیعہ تھے جو سنی علاقے میں پیدا ہو وہ سنی ہوتا ہے جب
نجف پہنچا اس وقت عراق میں کمیونزم کی حکومت تھی دین اہل دین کا مذاق
اڑاتی تھیی مجالس عزاداری خطبہ کے بعد گفتگو آغاز مصر سے کرتے تھے الام کا

نام نہیں لیتے تھے آج کس علی کا نام لینا پڑا یہاں سے میرے دل میں یہ رسوخ
پایا اسلام اصل ہے شیعہ فرع ہے نبی کریم کے بعد آپ کے مذہب کو ملنا چاہیے
میرا دین اسلام تھا قرآن دین کی کتاب تھا محمد لانے والے تھا علی محمد کا داماد
شاگرد تھا فاطمہ ان کی چھوٹی بیٹی یادگار بھی امام حسین محمد کی ترویج دین کرنے
دین کی حفاظت کرنے والا تھا لہذا تنہا بلتستان میں نہیں کراچی میں اپنی گھر میں
ایک بڑا پایاں مجالس درس کے لیے بتایا تھا آئمہ کی میلاد امام مہدی کی تنہائی
کے ساتھ مانتے تھے حضرت زہراء کی وفات پر بریانی دیتے تھے خمس بلتستان
علاقہ چپلو گھر منگ شگر وندہ سے کتنی رقم خمس رشوت سیاسی سکردو میں جمع کرتے
ہیں اس کا اندازہ نہیں لیکن خد سکردوں والوں کی اکثر اسی فی صدا قای جعفری
کے ہاں جمع ہونے کیس سنی ہے لیکن اقای جعفری کی دینی خدمت جب سے
آپ سکردو تشریف لانے میں ابھی کسی واجب متروک کو اپنی طاقت اجتماعی
سیاسی سے اٹھایا ہوگا منکر کو روکا ہو علما بلتستان کو دینی امور کے مسائل میں
مشاورت کے لیے بلایا ہو نہیں سنا ہے جو سنا ہے آپ کی تمام تر توجہ عنایت
اخلاص پی پی خانیوں کو رہا ہے انہی کے تحفظات پر عمل رہا ہے آپ ہی کی
حمایت اور آپ کی حمایت ان کے لیے ہوگی۔

اگرانہوں نے راہ عصیان نافرمانی میں استعمال کیا اس میں ذمہ داری نہیں ہوگا
جومیں کچھ رقومات بحکم قرآن اپنے رشتہ داروں برادرزادوں کو دیا ہے
غیر متعلق افراد کچھ نہیں دیا ہے
جلوس بنام فاطمہ۔
فاطمہ زہرا کی وفات پہلے مناتے تھے میں نے رات میں تبدیل کیا یہ سلسلہ
کراچی مین جاری رکھا حضرت کی حیات پر کتابیں چھاپی وفات کے مجلس عزا
رکھا نذر کا اہتمام کیا جب ادارہ بند ہوگیا تو مجالس بند ہوگئی لیکن قادیانی آغا
خانی کے مفسدین نے مجھے چیرتے پھاڑتے ہوئے فدک حضرت فاطمہ کے
بارے میں کچھ سوالات بھیجے سوال کرنے والے بظاہر سنی بتائے لیکن اندر سے
قادیانی یا آغا خانی تھے یہ میرا احسن ظن تھا چونکہ میں نے ٹیلیفون پر وعدہ دیا تھا
کہ جواب دوں گا تو میں حضرت زہراء حیات امیرالمومنین کی خلفاء کی حیات
بنی کریم اسوہ وسنت مال انفال مصرف جس ایت سے فدک زہراء کے لیے
ملے کہ دعوی خطبہ زہرا فدک سب کو ملا کر تجزیہ وتحلیل کیا تو واضح وروشن تھے یہ
ایک ڈرامہ سیریز سے اس کا قہرمان کے لیے حضرت زہرا نام استعارہ
کیا مقصد زہرا کی شان کو اٹھایا نہیں بلکہ زہراء اور علی کے نام سے اسلام کو اڑایا

امت میں آتش فتنہ کو افروختہ کرنا تھا اس کو اچھالنے والے ماتمی دستے اور این جیوز کے مالکان سرمایہ دار ہیں۔

قاسم کا یہ کہنا کہ خود بھی جب یہاں تھا ان کی بنیاد رکھا تھا ان کی یہ بات جہالت و نادانی سے نہیں بلکہ لجاجت تلبیس عوام الناس کو دھوکہ دینے کی بات وہ خود جب بلتستان تھا شریف دیندار تھے لیکن یہاں پہنچنے کے بعد فاسد لوگوں کے ساتھ تھے کچھ لوگ وہاں فاسد تھے یہاں اچھے لوگوں کے ساتھ رہے وہاں دنیا و مافیہا سے غافل تھے یہاں اخبار محلات نشر کرتے جس میں بے حجابوں کے چھوٹو لگاتے میں جب وہاں تھا تو آئمہ کی ولادت کے نام سے ان کی سیرت بیان کرنا مقصود تھا جب یہاں پہنچا امام مہدی نام سے کوئی بچہ پیدا ہو کے کسی انسان مسلمان دیکھا ہے نہ جن نے دیکھا نہ ملک نہ شمس نہ قمر نے دیکھا بلکہ شیاطین نے کہا ہے ہم دیکھا ہے جیسے امیر المومنین کی ولادت کہتے کعبہ میں پیدا ہوئے ایک واقعہ ماضی ہے جس کا اعادہ ممکن نہیں اگر روز ولادت اہمیت ہوتے تو اللہ خاتم النبین کی ولادت کا ذکر کرتے

---

جناب محترم ڈاکٹر محمد علی صاحب آپ کے سوال پیغام پیش کرنے سے پہلے

آپ کو واضح واشگاف الفاظ اپنا دین وایمان پیش کرتا ہوں۔

۱۔کلمہ اعتقاد دھوکہ فریب تدلیس خیانتی کلمہ ہے قرآن کریم میں ایمان آیا یا ایھا الناس یا ایھا الذین امنوا آیا ہے۔

۲۔جن پر ایمان لانا ہے وہ کہتے ہیں لیکن سب کی برگشت اللہ کی الوہیت ربوبیت اور ایمان با آخرت حساب وکتاب ہے۔

۳۔اللہ نے جو دین آدم سے خاتم تک کے لیے بھیجا ہے وہ اسلام ہے مذہب جو بھی شیعہ سنی بریلوی دیوبندی نوربخشی سب باطل شرکی مذہب جائداد کے علاوہ اچھی تنخواہ لیتے ہوں گے دنیاوی عیش کرتے ہوں گے آخرت ویران و برباد ہوں گے تنہا آپ دونوں نہیں بلکہ تمام پڑھے لکھے دانشمند یا عالم دین جہنم ٹھکانہ گاہ نصیب ہوگا۔

۴۔دین کا مسودہ دین نامہ قرآن ہے جو اللہ نے محمد پر نازل کیا ہے اس کے علاوہ تمام کتب صحیح غلط سے مخلوط کتب ہیں۔

۵۔الوہیت ربوبیت کا مفہوم انتہائی خضوع صرف اللہ کے لیے مختص ہے اس کے علاوہ کسی اور حتی حضرت محمد کے ساتھ کرنا بھی شرک ہے ارزاق اور دفع مضرات صرف اللہ سے کریں کسی اور سے شرک دین کا امر حکم صرف اللہ کا ہے

نبی کریم اللہ کا پیغام پہنچانے والا ہے حضرت علی ابن ابی طالب اور تینوں راشدین فدایان شیدایان اسلام و محمد ہے امامت نامی کوئی منصب نہیں ہے اماعیلیوں کا گھڑا ہوا عقیدہ آپ سب اسماعیلی اثنا عشری جھوٹ ہے قابل اثبات نہیں ہے امام مجتہد عالم کو حوالہ قرآن سے دینا ہوگا مجتہد پر توقف کرنا شرک ہے علماء کو اپنی ہدایات کا حوالہ دینا ہوگا۔

جناب ڈاکٹر محمد علی صاحب یہ بھی پوچھ سکتے ہیں کہ ہم دین سے متعلق سوالات کس سے پوچھیں یقینی بات ہے آپ کہیں گے علماء سے پوچھیں جن علماء سے پوچھیں گے وہ مقامی علماء ہوں گے جو ہمہ وقت میسر ہوں گے ہمارے لیے میسر ہر وقت موجود علماء قبلہ آقای ضامن علی آقای محمد طہ سے پوچھتے ہیں ان کو آپ نہیں مانتے ہیں وہ آپ کو نہیں مانتے ہیں یہ دونوں تو چھوڑیں آپ کے بھتیجے آپ کے پروردہ آپ کے داماد عزیز آقای محمد سعید بھی آپ کو نہیں مانتے ہیں ان سے تاثر یہ ملتے ہیں کہ آپ کے اعتقادات شیعہ مذہب کے خلاف ہے جب آپ کے عزیز بھتیجے آپ کو نہیں مانتے ہیں تو جناب شیخ ضامن علی اور محمد طہ کی فکر کو تقویت ملتی ہے یہ دونوں سچ بولتے ہیں اچھی بات ہے سوالات کھلنا چاہیے کہیں بھی اجمال نہیں ہونی چاہیے آقای محمد کو تھوڑی دیر کے لیے چھوڑتے

ہیں آقای ضامن علی کو لیتے ہیں کیا کوئی یہ کہ سکیں گے مجھے ان سے حسد ہے کیا ان کے وہم وگمان میں تھا وہ عالم دین بنیں گے خیال ارادے میں تھا دسویں کا پاس یا فیل انسان تھے ہم نے ان کو ایران لے گئے پچیس سال ایران میں رہے ایران سے واپسی پر ملک آنے کے لیے ہم نے پچاس ہزار روپے دیے یہاں بھی ہم خرچہ دینے بچوں کو کراچی پڑھانے کے وعدے دیے لیکن خانیوں کے نمائندوں نے ان کو ہم سے زیادہ خیال رکھنے کا مشروط وعدہ دیا ہوگا شرف الدین کی مخالفت لینا ہے ہر بات پر مخالفت ایک غیر متوقع ضدی اس میں آیا مجھے ان نام کے باوجود ان کو لے جانے پر پریشانی نہیں ہے پشیمانی آخرت میں انہیں ہوگی میری نظر میں بے دینی اپنائی کیا کوئی یہ کہ سکیں گے کہ اس نے دین کو نہین پڑھا۔

-----------

امیر المومنین علی ابن ابی طالب سے منقول کلمات میں آیا ہے معاشرے میں عقل کے تحت تین گروہ ہوتے ہیں۔

ا۔عالم ہوتا ہے دین سے متعلق مسائل آگاہی ہوتی ہے عام لوگوں کو ہدایت دینا ہے۔

۲۔ مادرزاد جاہل ہوتا ہے ان پڑھ ہوتا ہے کچھ نہیں جانتا ہے۔
۳۔ دانشمند ہوتا ہے دنیاوی امور کے عالم ہوتا ہے ضروریات زندگی سے متعلق امور جانتا ہے یہ گروہ عالم دین اور عوام الناس میں رابطہ ہوتا ہے واسطہ ہوتا ہے یہ گروہ عوام الناس کے مسائل زیادہ جانتے ہیں کیونکہ وہ دنیا طلبی میں ان کی صنف سے یہ تعلق رکھتے ہیں ایک دوسرے کو سمجھا سکتے ہیں۔
اس حوالے سے بھی آپ کے سوال سے اٹھنے والے کچھ سوالات ہمارے ذہن میں آتے ہیں اس میں بھی جناب محمد زمان کو واسطہ بناتے ہیں۔
۱۔ آپ ایک پرھا لکھا انسان ہونے کے ناطے سے اپنے دین کے اصول فروع کا عوام الناس سے زیادہ آگاہی رکھتے ہیں۔
۲۔ علماء کے خطابات کلمات ہدایات میں صحیح وغلط تمیز کر سکتے ہیں۔
۳۔ پڑھے لکھے انسان ہونے کے ناطے معاشرے میں پائے جانے والے مفاسد برائیاں کی تشخیص کرتے ہیں کیا کیا برائیاں ہیں۔
۴۔ ان برائیوں کے ازالہ کے لیے علماء سے بحث گفتگو کرتے ہیں۔
۵۔ بہت سی رسومات جو ظلم بربریت کی وسیلہ بنے ہوئے ہیں ان کے ازالہ کے لیے سوجاؤ۔

میری سکردو بینک میں جمع چالیس لاکھ جو ہوائی اڈہ پر واقع زمین کی قیمت فوجی محکمہ سے ملا تھا اس کچھ حصہ رشتہ داروں کو دیا ساڑھے گیارہ ابرار حسین کو میری کتابیں وہاں منتقل کرنے اس لیے کی خاطر کتاب خانہ بنانے کے لیے وہاں سے ان کو بھیجا تھا یہ اس لیے کیا تھا ابرار نے وعدہ کیا تھا ہم یہاں کتاب خانہ بنائیں گے تو میں نے بھی اپنا حصہ ڈالا اس اکاونٹ میں دس لاکھ پاکستان ڈیم کے فنڈ میں حبیب بینک رضویہ سوسائٹی میں جمع کیا سکردو بینک میں جو رقم جمع ہے میرے مرنے کے بعد وہ بھی جتنا ہے سکردو اولڈ بلڈ ینگ ہادی چوک واقع اڈھائی کنال کے ساتھ دار القرآن بنانے کے لیے مختص کیا ہے جو رقم حبیب بینک رضویہ میں ہے وہ زوجہ کو دیتا ہوں۔